فرضی قصے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین

ننھے مجاهد

64 3 ربیع الاول 1428ھ 23 مارچ 2007ء

غیروں کی گواہی

قطرہ قطرہ دریا



اور میں لوٹ آیا

زرتعاون 3 روپے



احوال الاطفال

محمد الیاس حامد

عراق جنگ کے میں امریکہ اور اس کے اتحادی اب تک ہزاروں ٹن وزنی بم اور میزائل استعمال کر چکے ہیں۔ یہ بم اور میزائل جس قسم کے زبردست دھماکے کرتے اور تباہی پھیلاتے ہیں۔ ان سے بچے تو بچے بڑے بھی گھبرا جاتے ہیں۔ امدادی تنظیموں کا کہنا ہے کہ یہ بمباری عراق کے لوگوں خاص کر بچوں پر بڑے بُرے اثرات مرتب کر رہی ہے۔ صحت کی عالمی تنظیم ڈبلیو ایچ او کی فریلہ شعیب نے اپنی تنظیم کی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بغداد میں شدید بمباری جاری ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں کی آبادی، خاص کر بچوں اور دیگر کمزور لوگوں پر شدید برے اثرات پڑ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بمباری امدادی کارکنوں کے ان لوگوں کے پاس پہنچنے میں آڑے آ رہی ہے جنہیں فوری طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔

بچوں سے جب پوچھا گیا کہ وہ مزید کیا چاہتے ہیں، تو انہوں نے بمباری رکوانے کی درخواست کی۔ بمباری سے زخمی ہونے والے خوفزدہ بچوں کی تصاویر پہلے ہی بین الاقوامی ٹی وی جنگ سے متاثر فیملی چینلز پر نشر کی جا چکی ہیں۔ انہیں بظاہر معلوم نہیں کہ ان کے ساتھ کیا اور کیوں ہو رہا ہے۔ امدادی تنظیموں کا کہنا ہے کہ بغداد، بصرہ، نجف اور کربلا کے شہروں میں بسنے والے تقریباً پانچ لاکھ جنگ کے فوراً بعد تفسیاتی مدد کے طلب گار ہونگے۔

البتہ ان بدقسمت بچوں کی مشکل کب آسان ہوگی اس کا انحصار جنگ بندی پر ہے اور یہ کب ہوگی فی الوقت اس کی کوئی تاریخ دینے کیلئے خود امریکی بھی زیادہ پر اعتماد نظر نہیں آتے۔ ان پر یہ جنگ اس ملک نے مسلط کی ہے جو پوری دنیا میں امن اور انصاف کا دعویدار ہے اور دنیا کو پرامن کرنے کیلئے پوری دنیا کی قیادت کر رہا ہے لیکن ان معصوم اور بے گناہ بچوں پر اس امن کے ٹھیکیدار نے رات دن قیامت برپا کر رکھی ہے عراقی ننھے بچوں کے خون سے اس کے ہاتھ رنگیں ہیں اقوام متحدہ سمیت پوری دنیا صرف خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

معصوم جانیں

اقوام متحدہ کے پروگرام برائے خوراک کے سربراہ کے مطابق 18 ہزار بچے روزانہ بھوک اور غذائیت سے مر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس وقت یہ دنیا کا سنگین ترین سانحہ ہے۔ جیمز مورس نے جو اپریل میں اس پروگرام کی سربراہی سے سبکدوش ہو رہے ہیں کہا ہے کہ دنیا میں غربت کے چکر کو روکنے کا سب سے طاقتور طریقہ یہ ہے کہ بھوک سے نمٹنے کے مسائل اقدامات کیے جائیں۔

انہوں نے بتایا کہ اس وقت دنیا میں کم غذائیت کا نشانہ بننے والے بچوں کی سے سب بڑی تعداد کا تعلق انڈیا سے ہے اور یہ تعداد ایک سو ملین سے بھی زائد ہے۔ جیمز مورس کے مطابق اس کے بعد جس ملک کا نام آتا ہے وہ چین ہے جہاں ایسے بچوں کی تعداد چالیس ملین ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ دونوں ملک اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے نمایاں پیش رفت کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی بہت کچھ اور کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ اقوام متحدہ کہ جس کا ایک ادارہ یونسیف کے نام پر بچوں کے حقوق کی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔ اور انہیں سوائے رپورٹیں اور اپنے تبصرے پیش کرنے کے سوا کوئی کام نہیں اور صرف غیر مسلم بچوں کے حقوق اور مسائل کا خیال ہے مسلم ممالک کہ جہاں کافر طاقتیں جنگ کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں اور وہاں بچوں کے حقوق کی سخت خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ آئے روز سینکڑوں کی تعداد میں بچے شہید ہو رہے ہیں۔ ہزاروں زخمی ہو رہے ہیں لیکن ان بچوں کو حقوق دلانے اور انہیں غاصب اور ظالم طاقتوں سے آزاد کرنے کیلئے اس کا کوئی کردار نہیں اور نہ ہی اس کے وسائل بروئے کار آتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دنیا بھر کے غیر مسلم ہی صرف انسانی حقوق کے حقدار ہیں اس طرح صرف غیر مسلم بچوں کو ہی، صحت، آزادی، اور بنیادی سہولتوں کا حق ہے یہی بات اس تنظیم کے کردار سے واضح ہو رہی ہے۔ اور اس سے ان کی اسلام دشمنی اور نام نہاد انسانی ہمدردی بھی عیاں ہے۔

ویڈیو گیم کا بچوں پر منفی اثر:

گزشتہ ہفتے ایک دستاویزی ویڈیو جاری ہوئی جس کا مشہور مکالمہ تھا: ”سب سے اہم بات یہ ہے کہ موج کرو۔“ اس کا موضوع ہائی سکول کے طالب علموں کا قتل عام تھا۔ مذکورہ مکالمہ اس فلم میں قتل عام کا منصوبہ بنانے والے لڑکے کی زبان سے ادا ہوتا تھا۔ اسی ویڈیو کے آغاز سے ہی انداز ہوتا ہے کہ بچوں کے ذہنوں پر قتل وغارت کے اثرات پڑیں گے۔ اس ویڈیو میں بچوں کو انٹرنیٹ پر پستول خریدتے اور ایسی گیم کھیلتے دکھایا گیا ہے جس



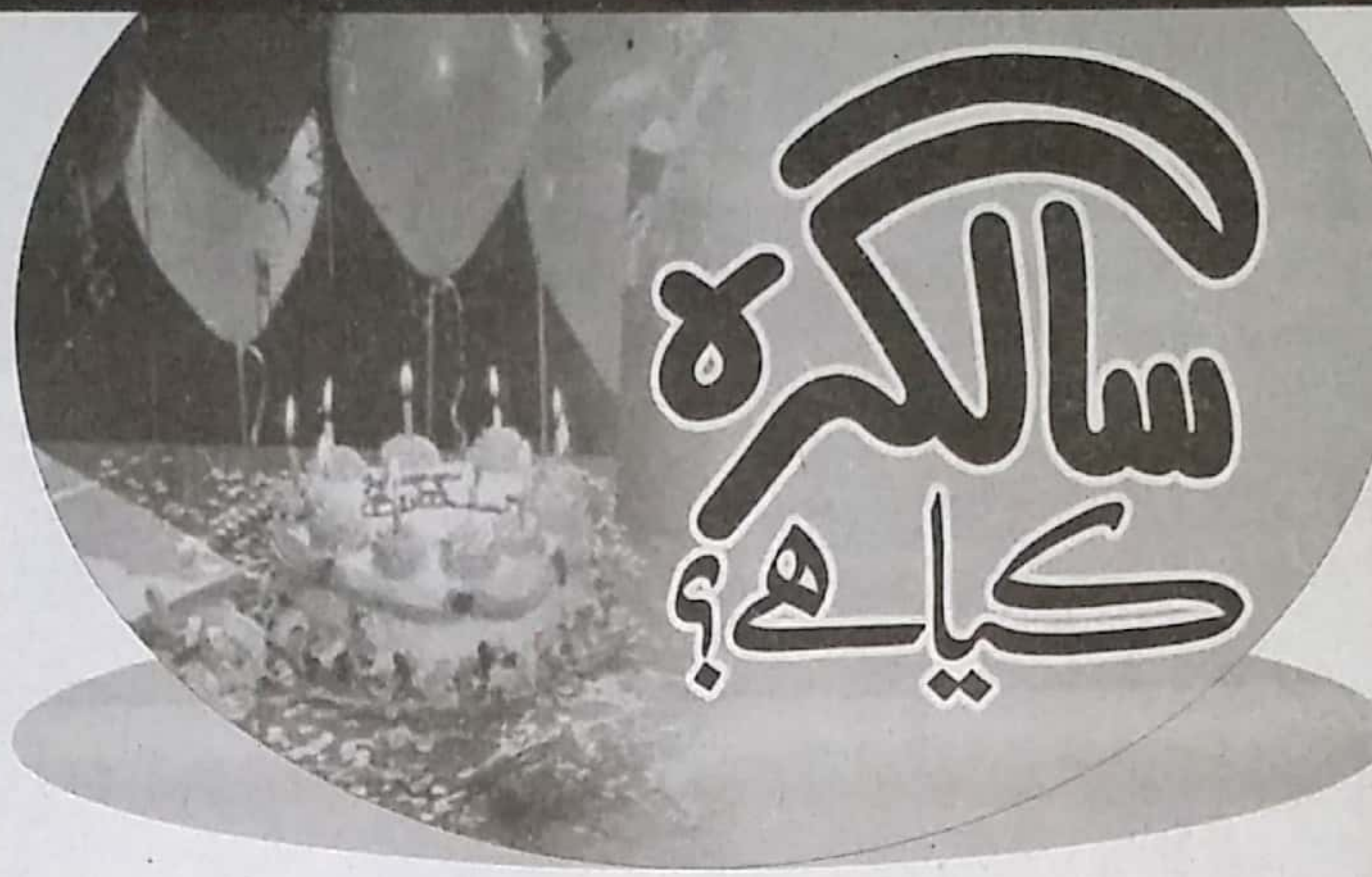
میں لوگوں پر فائرنگ کر رہے تھے۔ حقیقت میں اس ویڈیو کا مقصد ایسی معاشی برائیوں کی طرف اشارہ تھا جو بچوں کو متاثر کر سکتی ہیں، ٹیلی ویژن پر تشدد آمیز مناظر اور کارروائیاں، پر تشدد، ویڈیو گیمز سے بھی بچوں کے معصوم ذہنوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے لیے انٹرنیٹ پر پستول خریدنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ اس ویڈیو کے ہدایت کار فان سانٹ نے بذات خود بھی ایسی گیمز کھیلیں جس کا اس کے ذہن پر بھی اثر ہوا بچوں کو تو بالاولیٰ تشدد اور مار دھاڑ پر ابھاریں گی اور ایسی ویڈیو گیمز کا اثر نہ صرف مار دھاڑ پر ابھارتا ہے بلکہ بعض گیم اخلاقی بے راہ روی کا بھی باعث بنتی ہیں۔ اس سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور بچوں کی تعلیم کا حرج بھی جب کہ جسمانی طور پر ورزش اور اچھل کود صحت کے لیے مفید ہے جوان گیموں کے کھیلنے سے رہ جاتی ہے۔

جنگ اور بچوں کے نفسیاتی مسائل

جنگ سے لاکھوں لوگوں کے بے گھر ہونے کا خدشہ ہے۔

بین الاقوامی امدادی تنظیمیں عراق میں جاری جنگ سے بگڑتے ہوئے انسانی بحران پر تشویش کا اظہار کر رہی ہیں۔ ان تنظیموں کا کہنا ہے کہ دیگر سنجیدہ مسائل کے علاوہ انہیں خدشہ ہے کہ جنگ کے بعد عراق میں تقریباً پانچ لاکھ بچوں کو نفسیاتی علاج کی ضرورت پڑے گی۔

سالگرہ کیا ہے؟



ہزاروں لوگوں کے جلوس میں، دو منزلہ کیک کے سامنے کھڑے، موم بتیوں کو پھونکیں مارتے ہوئے، تالیوں اور ''Happy birthday to You'' کے بے ہنگم شور میں کیا ہم نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت بھی گوارا کی ہے کہ درحقیقت سالگرہ ہے کیا؟ اور اس کا پس منظر کیا ہے؟

سال میں ''صرف ایک مرتبہ'' صبح سویرے اٹھتے ہی والدین سے گالوں پر شفیق بوسوں کے تحائف قبول کرتے ہوئے اور بہن بھائیوں کو ''Happy birthday to You'' کا راگ الاپتے دیکھ کر کیا آپ نے کبھی ان سے یہ پوچھنے کی زحمت بھی گوارا کی ہے کہ کبھی ام کلثوم ؓ نے فاطمۃ الزہرا ؓ کو ''Happy birthday to You'' کیوں نہ کہا؟ نبی پاک ﷺ نے فاطمۃ الزہراء ؓ کو اس ''اہم دن'' پر بوسہ رسید کر کے ''May you Live Long!'' جیسے لفاظ کیوں نہ ادا کیے حضور اکرم ﷺ کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھنے والے صحابہ کرام ؓ نے کبھی ان کا ''جنم دن'' کیوں نہ منایا۔

نہیں...... کبھی بھی نہیں...... ان سوالات کو زبان دینے کی بات تو بہت دور کی ہے، ہم نے تو کبھی انھیں سوچا تک نہیں...... روشن خیال اور لبرل معاشرے کے زیر سایہ پروان چڑھنے والی New Generation کے پاس آخر ان باتوں کو سوچنے کا وقت ہی کہاں بچتا ہے......؟

قیمتی مالیت کا لباس زیب تن کیے اور ہزاروں لوگوں سے بیش قیمت تحائف وصول کرتے ہوئے اپنی ''سالگرہ'' کا دن سال کا اہم ترین دن تصور کیا جاتا ہے اور ہر طرح سے نفع بخش دکھائی دیتا ہے۔ جس کا تصور نہ ہی تو ہمیں قرآن دیتا ہے اور نہ ہی حدیث کی کتب حتیٰ کہ صحابہ کرام ؓ، تابعین، تبع تابعین کی زندگیوں سے بھی اس ''اہم دن'' کو منانے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

سالگرہ کے لفظی مطلب پر اگر غور کیا جائے تو اس کے معنی جاننے میں ہمیں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا سالگرہ کا لفظ دراصل دو الفاظ کے مجموعے سے مل کر بنا ہے'' سال'' اور ''گرہ'' یعنی کہ ہماری ''فانی زندگی'' کا مزید ایک سال کم ہو جاتا ہے، لہٰذا کہا جاتا ہے کہ مزید ایک سال کو گرہ لگ گئی ہے اور یونہی گرہیں لگتے لگتے ایک دن ہماری زندگی کی ڈور ختم ہو جائے گی۔ بجائے اس کے کہ ہم اس دن سخت پریشان و مضطرب ہوں، سابقہ سال کے گناہوں پر رب العزت سے پشیمان ہوں اپنی بخشش کی دعائیں کریں۔ ہم اس دن کو نہایت جوش و خروش سے مناتے ہوئے اپنی زندگی کے نئے سال کی شروعات ہی خرافات سے کرتے ہیں۔

اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے کہ ہم سالگرہ تو نہیں مناتے ہیں صرف بچوں کو خوش کرنے کے لیے گھر پر ''چھوٹا سا کیک'' منگوا کر کاٹ لیتے ہیں اور ساتھ ایک آدھ گفٹ دے دیتے ہیں اب ان عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ جس چیز کی کثیر تعداد حرام ہے اس کی قلیل تعداد بھی حرام ہے اور ان کا تو یہی حال ہے کہ

دل بہلانے کو غالب
یہ خیال اچھا ہے

اگر بچوں کی خوشی ہی مقصود ہے تو سال میں کسی بھی دن انھیں ایک عدد کیک منگوا کر دے دیا کریں اور کبھی کبھار تحائف بھی دے دیا کریں...... بچے اس میں ہی خوش ہو جایا کریں گے کیونکہ اکثر بچوں کو یہ بھی کہتے سنا ہے کہ سال میں ایک ہی دفعہ تو کیک کھانا نصیب ہوتا ہے۔ (سالگرہ کے دن)

اس کے علاوہ بعض لوگ برادری کا رونا روتے ہیں کہ کیا کریں اگر ان تقریبات کا بائیکاٹ کریں تو خاندان والے تو ہمارا جینا دوبھر کر دیں اور وہ نادان لوگ خاندان والوں سے تعلقات استوار کرتے کرتے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے قطع تعلق کر لیتے ہیں...... انھیں اسلام سے کٹنا تو گوارا ہوتا ہے لیکن خاندان کو چھوڑنا قطعاً گوارا نہیں کرتے۔

خوشیاں منانے کے لیے کیا ہمارے اپنے تہوار (عید الفطر، عیدالاضحیٰ'' کم ہیں جو ہم غیر مسلموں کے تہواروں کے پیچھے اندھا دھند بھاگتے ہیں۔

اب آیئے! اس کے پس منظر پر غور کرتے ہیں، سالگرہ کی ابتدا انیسویں صدی کے اوائل میں ہوئی جب سکاٹ لینڈ کے جزیرے ''اینا ڈین'' پر برٹش رائل نیوی کے جہاز گردش

حفصہ افضال...... گجرات

کرتے تھے وہ لوگ سمندروں میں رہ رہ کر تنگ آ چکے تھے، چونکہ سب ہی کرسچن تھے، چنانچہ انھوں نے سوچا کہ کیوں نہ جہاز کے اندر ہی تفریح طبع کا سامان ڈھونڈا جائے۔ چنانچہ انھوں نے کرسمس اور ایسٹر جیسے تہواروں کو منانا شروع کر دیا اس دن جہاز کو خوب سجایا جاتا اور ایک دوسرے کو شراب کے چھلکتے ساغر پیش کیے جاتے آہستہ آہستہ مزید سامان تفریح حاصل کرنے کے لیے انھوں نے ایک دوسرے کے Birthdays کو بھی Celebrate کرنا شروع کر دیا۔ تاریخ پیدائش کے دن صبح ہی صبح تمام افراد ملکر متعلقہ فرد کو Happy birthday to you کہتے اور پھر تحائف پیش کرتے رفتہ رفتہ یہ رسم پورے یورپ میں پھیل گئی۔ بعد ازاں! اسلام میں موجود ''نقالی سوسائٹی'' نے بھی اسے اپنا لیا اور اب یہ رسم مسلم معاشرے کی گھٹی میں رچ بس گئی ہے، بچوں کو کچی عمروں سے ہی اس رسم بد کی ترغیب دی جاتی ہے ایک ایسی رسم جس کا اسلام سے دور دور تک کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ظاہری طور پر جو چھری دو منزلہ کیک پر چلائی جاتی ہے وہ دراصل اسلامی اقدار پر چلائی جا رہی ہوتی ہے اور ہزاروں تالیوں کی گونج میں اس زخمی اقدار کی سسکیوں کا شور بھی پنہاں ہوتا ہے۔

اب جبکہ ہم اس کی اصلیت سے آگاہی حاصل کر چکے ہیں تو یہ مجھ اور آپ پر منحصر ہے کہ ہم اس رسم بد کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں یا پھر دوست احباب کو گریٹنگ کارڈز اور تحائف پیش کر کے اس محفل کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہمارے پاس موجود ہے لیکن اس سے پہلے ایک بات یاد رکھیے گا کہ میرا اور آپ کا رب ہم پر مسلسل نگاہ رکھے ہوئے ہے...... اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔'' (ابوداؤد: ۴۰۳۱)

فتویٰ ہے شیخ کا......!

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود بے اثر
تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہے موت کی لذت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر
تعلیم اس کو چاہیے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کرم!
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر؟

انتخاب: نادیہ حمید خان...... بہاولپور

مومن اور موہن

طاہرہ جبیں بنت رسول بخش...... راجن پور

کیپٹن سریش اپنے بیٹے موہن کے کی چیخوں کی آواز سن کر تیزی سے نے دیکھا کہ موہن میز پر کھڑا کانپ ایک چوہا تیزی سے بستر سے نکل کر بھاگا کیپٹن جلدی سے ایک طرف ہٹ گیا اور وہ کمرے سے نکل گیا اب اس نے موہن کی طرف دیکھا جو ابھی تک بید کی چھڑی کی طرح کانپ رہا تھا، تم......تم ایک چوہے سے ڈر کر کانپ رہے ہو...... حیرت ہے ایک فوجی افسر کا بیٹا اس قدر بزدل ہو کمال ہے ایک تم ہو اور ایک وہ تھا...... کیپٹن سریش نے غصے سے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔ سریش کچھ دنوں پہلے ہی کشمیر سے ڈیوٹی ختم کر کے اپنے گھر لوٹا تھا۔ وہ خود کو بہت خوش قسمت خیال کرتا تھا جو صرف چھ ماہ بعد ہی واپس آ گیا تھا ورنہ کشمیر میں موجود فوجیوں کو جلد واپس نہیں بلایا جاتا۔ کشمیر میں ڈیوٹی دینے والے فوجی یا تو مجاہدین کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے یا پھر زخمی ہو کر واپس آتے ہیں۔ کیپٹن سریش اپنے بیٹے سے بے حد محبت کرتا تھا۔ اسے کشمیر سے اس کی محبت ہی کھینچ کر لائی تھی جب وہ ائیر پورٹ پر اس سے ملا تو اس نے اپنے بیٹے کے ساتھ چھٹیاں گزارنے کا پروگرام ترتیب دے دیا۔

آج تک اس نے موہن کو کچھ نہیں کہا تھا لیکن یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے موہن کو سخت ڈانٹ پلائی تھی۔ باپ کی ڈانٹ سن کر موہن رونے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آج ابو نے اتنی چھوٹی سی بات پر کیوں ڈانٹ دیا اور انھوں نے یہ کیوں کہا تھا کہ ایک وہ تھا اور ایک تم ہو آخر یہ "وہ" کون تھا۔

وہ کس کی بات کر رہے تھے۔ موہن کی امی کو پتا چلا تو اس نے اپنے بیٹے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ آخر آپ نے بلاوجہ موہن کو کیوں رلا دیا اتنی سی تو بات تھی یہ اتنی سی بات نہیں ہے میری جگہ تم ہوتی تو تمھیں بھی اتنا غصہ آتا جتنا مجھے آ رہا ہے، کیپٹن سریش نے تلملا کر کہا آخر ہمیں بھی تو پتا چلے کہ اس ننھے بچے سے کونسا جرم سرزد ہو گیا ہے، جو آپ ابھی تک اس قدر ناراض ہو رہے ہیں...... امی نے پوچھا، سریش کہنے لگا، اگر تم سننا چاہتی ہو تو سنو:

"کشمیر کے علاقے بانڈی پورہ میں میں ڈیوٹی کر رہا تھا کہ ایک مخبر نے اطلاع دی کہ دس سالہ ایک کشمیری بچہ بہت سا کھانا لے کر جنگل کی طرف جاتا ہے اور جنگل کے پاس جا کر غائب ہو جاتا ہے ہم نے اس مخبر سے کہا کہ وہ اس کا پیچھا کرے کہ آخر وہ کہاں جاتا ہے، اس نے ایسا ہی کیا لیکن وہ بچہ جنگل کے پاس جا کر غائب ہو جاتا تھا...... مخبر نہ جان سکا کہ وہ لڑکا کہاں جاتا ہے۔ ایک دن ہم نے اس لڑکے کو گرفتار کر لیا اس کا نام مومن تھا ہم نے پوچھا کہ وہ کھانا لے کر مجاہدین کے ہاں جاتا ہے ہم نے اس سے مجاہدین کے ٹھکانے کے بارے میں جاننے کے لیے اس پر تشدد کیا ہر طرح کے حربے آزمائے لیکن اس نے ایک لفظ بھی بتانا گوارا نہیں کیا اسے الٹا لٹکایا گیا...... ڈنڈوں سے اس کے پیروں تلے ضربیں لگائی گئیں...... سگریٹ سے اس کے جسم کو داغا گیا...... تاہم اس کے منہ سے سوائے چیخوں کے اور کچھ نہیں نکلا۔ تنگ آ کر میں نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کے کمرے میں آٹھ دس چوہے چھوڑ دو۔ اصل میں ہمارے پاس کچھ خطرناک قسم کے چوہے تھے، جنھیں ہم آخری حربے کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ یہ چوہے جب قیدی کے جسم کو نوچتے تو قیدی سب کچھ فر فر بتانے لگ جاتے۔ چنانچہ اس لڑکے کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا۔ اس کے کمرے میں چوہے چھوڑ کر ہم مطمئن تھے کہ اب وہ مجاہدین کے ٹھکانے کا بتا دے گا۔ لیکن اس وقت ہمیں شدید حیرت ہوئی جب کافی دیر گزرنے کے بعد اس کے چیخنے چلانے کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ میں نے حیرت کے عالم میں کمرے کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سات چوہے مرے پڑے ہیں جبکہ ایک چوہا کونے میں کھڑا اس طرح کانپ رہا تھا۔ جیسے موہن چوہے کو دیکھ کر کانپ رہا تھا۔ سریش یہاں تک کہہ کر خاموش ہو گیا اور غصے بھری نگاہوں سے موہن کو دیکھنے لگا مارے شرم کے اس

کمرے سے اس
اندر داخل ہوا اس
رہا ہے ایسے میں
دروازے کی طرف

نے نظریں جھکالیں۔
کیپٹن سریش دوبارہ کہنے
پکڑ کر دیوار میں مارتا بھی اپنی
دیکھ کر میں دھک سے رہ گیا

لگا، مومن اس چوہے کی دم ٹانگ مارتا تھا...... یہ منظر میرے پاس قوت طاقت سب کچھ تھا لیکن اس کے باوجود میں اس چھوٹے سے بہادر بچے سے شکست کھا گیا تھا اور پھر اسے مار کر بھی میں اپنی شکست کو فتح میں نہ بدل سکا تم نے اس بہادر بچے کو مار دیا...... ایسا کیوں کیا، موہن کی امی نے قریباً چیخ کر کہا۔ موہن نے پوچھا ابو آپ نے اسے کیوں مارا...... اس لیے کہ میری ڈیوٹی میں شامل تھا، کیپٹن سریش نے کہا اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ پھر اس کی جھکی ہوئی نظریں اٹھیں اور کہنے لگا، موہن کو چوہے سے ڈرتا ہوا دیکھ کر میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے بچے بزدل اور کمزور ہیں اور مسلمانوں کے بچے اتنے دلیر اور بہادر ہوتے ہیں۔ ہم ان پر گولیاں چلاتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے جذبہ جرأت اور شوق شہادت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ہم انھیں تشدد کا نشانہ بناتے ہیں اور پھر ان کو عبرت دلانے کے لیے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتے ہیں، لیکن اس سے ان کے ایمان و یقین میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ کتنا فرق ہے، ہمارے اور ان کے بچوں میں...... مومن اور موہن کی عمروں میں کوئی خاص فرق نہیں پھر وہ کونسی چیز ہے جو ان کے جذبے میں اور زیادہ اضافہ کر دیتی ہے۔

آخر کیا فرق ہے مومنوں اور موہنوں میں...... سریش کہتا چلا گیا...... موہن ایک دم بولا کہ مومن اور موہن میں فرق ہے جو بظاہر معمولی سا لیکن حقیقت میں بہت زیادہ ہے، مومن کے درمیان میں "م" آتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے "مسلمان" جبکہ موہن کے درمیان میں "ہ" آتا ہے جس سے مراد "ہندو" بس یہی فرق ہے جس کی وجہ سے میں چوہے سے ڈرتا ہوں اور آپ ان سے ڈرتے ہیں...... موہن بات کہہ کر خاموش ہو گیا۔ سریش نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا اس کا بیٹا بہت بڑی بات کہہ گیا تھا اور پھر اس کا سر جھکتا چلا گیا......

تھوڑا تھوڑا مل کر بہت ہو جاتا ہے

بنایا ہے چڑیوں نے جو گھونسلا — سو ایک ایک تنکا اکٹھا کیا
گیا ایک ہی بار سورج نہ ڈوب — مگر رفتہ رفتہ ہوا ہے غروب
قدم ہی قدم طے ہوا سفر — گئیں لحظہ لحظہ میں عمریں گزر
برستا جو مینہ موسلا دھار ہے — سو یہ ننھی بوندوں کی بوچھاڑ ہے
درختوں کے جھنڈ اور جنگل گھنے — یوں ہی پتے پتے سے مل کر بنے
ہوئے ریشہ ریشہ سے بن اور جھاڑ — بنا ذرہ ذرہ سے مل کر پہاڑ
لگا دانے دانے سے غلے کا ڈھیر — پڑا لمحہ لمحہ سے برسوں کا پھیر
لکھا لکھنے والے نے ایک ایک حرف — ہوئیں گڈیا کتنی کاغذ کی صرف
ہوئی لکھتے لکھتے مرتب کتاب — اس پر ہر ایک شے کا سمجھو حساب
ہر ایک علم و فن اور کتب ہنر — نہ تھا پہلے ہی دن سے اس ڈھنگ پر
یوں ہی بڑھتے بڑھتے ترقی ہوئی — جو نیزہ ہے اب، تھا پہلے سوئی
جولاہے نے جوڑا تھا ایک ایک تار — ہوئے تھان جس کے گزوں سے شمار
اگر تھوڑا تھوڑا کرو صبح و شام — بڑے سے بڑا کام بھی ہو تمام

انتخاب محمد شہزاد...... چشتیاں

اور میں لوٹ آیا



حافظ رضوان ایوب ......سیالکوٹ

۱۸ اکتوبر کو آنے والے زلزلے کے کچھ ہی دیر بعد مجھے اپنے کزن کی تیمارداری کے لیے شیخ زید ہسپتال لاہور جانا پڑا۔ ہم سب رشتہ دار اپنے کزن کی تیمار داری کے لیے بیٹھے ہوئے تھے کہ ساتھ والے وارڈ سے شور اور چیخ و پکار کی آواز سنائی دی۔ میں نے سوچا کہ شاید کوئی مریض زیادہ بیمار ہے میں جلدی سے اٹھا اور اس وارڈ میں چلا گیا۔ دیکھا تو وہاں ایک چھوٹا سا بچہ ضد کر رہا تھا کہ میری پیٹیاں کھولو۔ مجھے ان پٹیوں سے آزاد کر کے بیڈ سے نیچے اتارو۔ نرسیں اسے سمجھا رہی تھیں کہ ابھی تمھاری حالت خراب ہے، جب تم کچھ بہتر ہو جاؤ گے تو پھر تمھیں ہم بیڈ سے نیچے اترنے دیں گے۔ اتنے میں ایک ڈاکٹر صاحب تشریف لائے۔ جن کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی اور لگتا تھا کہ مصروفیت کی وجہ سے انھیں شیو کرنیکا ٹائم نہیں ملا۔ مجھے دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ بھائی صاحب آپ اس بچے کے رشتہ دار ہیں؟ میں نے کہا نہیں میں تو سیالکوٹ سے اپنے کزن کی تیمارداری کے لیے آیا ہوں؟ ڈاکٹر نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گیا اور جا کر کہنے لگا، اس بچے کی طبیعت دیکھ کر میں سمجھ رہا تھا کہ شاید آپ اس کے کوئی رشتہ دار ہوں۔

ڈاکٹر نے مجھے اس بچے کی بات سنانی شروع کی کہنے لگا، جب متاثرین زلزلہ کو ہسپتال میں لایا گیا ان کی شکستہ حالی اور کربناک حالت کی وجہ سے ہم دن رات مریضوں کے علاج میں مصروف تھے۔ زخمی مسلسل آ رہے تھے، جس وقت اس بچے کو لایا گیا تو تھوری دیر بعد مغرب کی اذان ہو گئی۔ اذان کی آواز سنتے ہی یہ بچہ تڑپنے لگا کہ مجھے بیڈ سے نیچے اتارو، مجھے نماز پڑھنی ہے۔ ابھی چند منٹ پہلے اسے پٹیاں کی گئی تھیں کہ یہ بچہ ضد کرنے لگا کہ میری پٹیاں کھول دو...... مجھے نماز پڑھتی ہے، سٹاف پریشان تھا اور اسے سمجھا رہا تھا کہ تمھاری حالت نازک ہے، تمھیں ابھی آرام کی ضرورت ہے کہ اتنے میں میرا گزر اس وارڈ سے ہوا...... شور سن کر میں بھی اندر آیا۔ بچہ نرس سے الجھ رہا تھا کہ میری پٹیاں کھولو، مجھے نماز پڑھنی ہے۔ میں نے اپنا فرض ادا کرنا ہے۔

شاید یہ میری زندگی کی آخری نماز ہو...... شاید میرا اللہ سے ملاقات کا وقت آ گیا ہو...... میرے پیارے نبی ﷺ کا جب آخری وقت آیا تھا تو انھوں نے بھی نماز کی تلقین کی تھی۔ ان کی زبان پر بھی یہ الفاظ تھے۔

ڈاکٹر کہتا ہے، میں نے اس کی باتیں سنیں تو چیختے ہوئے میں بولا کہ تمھیں نماز سے کیا ملے گا؟ بچہ میری یہ بات سن کر بڑی حیرت سے میری طرف دیکھنے لگا کہ شاید یہ ڈاکٹر غیر مسلم ہے۔ پھر بولا، نماز سے مجھے وہ سکون ملے گا جو اس ہسپتال میں ہے نہ آپ کی دواؤں میں...... ڈاکٹر کہتا ہے، میں نے پھر کہا اب سکون لے کر کیا کرو گے، نہ تمھارے والدین نہ بہن بھائی اور نہ گھر مکان بلکہ تمھارے اللہ تعالیٰ نے تمھیں بھی ہسپتال میں بھیج کر لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے، میری یہ بات سن کر بچہ تڑپ اٹھا اور کہنے لگا کہ زلزلہ ہماری ہی نافرمانیوں اور سرکشیوں کی وجہ سے آیا ہے۔ انسانوں کے ظلم و زیادتی کی وجہ سے معصوم بچے اور بے زبان جانور بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔

رہی بات میرے والدین اور گھر مکان کی تو یہ مجھ پر آزمائشیں ہیں او جو بندہ آزمائش پر پورا اترتا ہے حقیقت میں وہی صاحب ایمان ہوتا ہے اور پھر ان نعمتوں کے چھن جانے پر شکایت کیسی اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ساری نعمتیں بن مانگے عطا کی ہیں وہ ہم سے واپس لے بھی لے تو گلہ کس بات کا یہ ساری چیزیں تو ہمارے پاس امانت ہیں اور امانت کے مطالبہ پر لڑائی جھگڑا کیوں کریں، اگر ہم اتنی دیر اللہ کی اس امانت اور نعمت سے فیض یاب ہوتے رہے تو اب واپسی پر لڑائی اور گلہ شکوہ و شکایتیں کیوں کریں اور پھر سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ پیارے نبی ﷺ ابھی اس دنیا میں آئے بھی نہیں تھے کہ آپ ﷺ کے والد دنیا سے رحلت فرما گئے۔ چھ سال کے معصوم بچے تھے کہ والدہ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ بچہ بولے جا رہا تھا اور میری نظر میں میرے ماضی کی ساری فلم گھوم رہی تھی۔ مجھے اپنا بچپن ایسا ہی پیارا نظر آ رہا تھا۔ مگر حادثات نے مجھے کیا سے کیا بنا دیا۔

آج پھر بچے کی باتیں سن کر میرے اندر کا مسلمان بیدار ہو رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ شاید زندگی کے اس موڑ پر آ کر ہی میری وجہ سے میرے باپ کی روح کو سکون مل جائے کہ بچپن میں بھی ایسی تربیت کی گئی تھی۔ مجھے مسجد میں نماز کا پابند بنایا گیا تھا۔ ہاتھ اٹھا کر رب سے مانگنے کی تلقین کی گئی تھی۔ مصیبت میں رب کے سامنے گڑگڑانا سکھایا گیا تھا۔ خوشی میں سجدہ شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر ابھی بچپن کی چند بہاریں ہی دیکھی تھیں کہ میرا پیارا شفیق و مہربان مربی باپ ہسپتال میں زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ اور میں اپنے ننھے ننھے ہاتھ اٹھا کر اسی اللہ کو پکارنے لگا...... جس کا تعارف جس کی پہچان بھی میرا باپ مسجد میں لے جا کر کروایا کرتا تھا۔ جس اللہ سے مجھے میرا باپ مانگنا سکھایا کرتا تھا۔ میرا باپ سیرت طیبہ ﷺ اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے سنایا کرتا تھا...... آج ان ساری باتوں کو ذہن میں لے کر میں اللہ کے در پر سوالی بنا بیٹھا تھا۔ مگر موت کا اٹل وقت کب ٹل سکتا ہے۔ حکم الٰہی تو پورے ہو کر رہتے ہیں۔ میرا باپ دنیا سے چل بسا۔ میرے ہاتھ خالی رہ گئے، میرا دل چکنا چور ہو گیا۔ میں اس آزمائش پر پھسل گیا۔ داغ یتیمی لے کر میں پروان چڑھتا رہا۔ حالات بدلتے گئے۔ میری بیوہ ماں دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہستی میرے لیے دن رات محنت کرتی رہی۔ اپنی صبح و شام کا آرام قربان کرتی رہی وہ مجھے ڈاکٹر بنانے کے حسین خواب اپنی آنکھوں میں سجاتی رہی۔ مگر میری ڈگری مکمل ہونے سے پہلے وہ بھی مجھے داغ مفارقت دے گئی اور میں اللہ کی محبت سے دور ہوتا چلا گیا۔ میرا توکل ختم ہو گیا...... والدین کے بعد چچا نے میری کفالت شروع کر دی۔ وقت نے میری ماں کے خوابوں کی تعبیر کی...... میرے نام کے ساتھ ڈاکٹر لگ گیا۔ میری گردن میں غرور و تکبر کا سریا آ گیا۔ میرا بدن کبھی رب کے حضور خم نہ ہوا۔ وقت کے ساتھ شادی بھی ہو گئی اللہ نے مجھے نمازی بیوی عطا کر دی۔

وہ لمبے لمبے سجدے اور قیام کیا کرتی تھی۔ میں اکثر اس بات سے اس سے الجھ پڑتا مجھے اس کی نمازوں کی وجہ سے اس سے چڑ ہونے لگی۔ میں اپنی ہی دھن میں مست دنیا میں مزے کی زندگی گزار رہا تھا۔ اللہ نے مجھے ایک بیٹا

عطا کیا۔ میری یہ سوچ تھی کہ یہ مال و دولت یہ کوٹھی ڈگری یہ بیٹا یہ سب میری اپنی محنت ہے۔ پھر اچانک مجھے دھچکا لگا۔ میرا بیٹا میرے جگر کا ٹکڑا میرا لعل میری مستقبل کی امیدوں کا چراغ میرے بڑھاپے کا سہارا آپریشن روم میں ڈاکٹر کے رحم و کرم پر تھا اور اس دن نہ چاہتے ہوئے ایک مرتبہ دوبارہ میری کمر خم ہوئی۔ میری گردن اللہ کے سامنے جھکی۔ میرے ہاتھ ایک مرتبہ پھر اللہ کے حضور اس کے دربار میں بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگنے کے لیے اٹھے۔ میں پاگلوں کی طرح آہ و بکار اور نالہ و فریاد کرنے لگا...... اللہ سے اس کی چند سانسیں مانگنے لگا۔ مگر ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنا دامن خالی ہی سمیٹنا پڑا۔ میری ڈگری میرا مال میری ساری دولت میرے کچھ کام نہ آسکی اور میرا بیٹا بھی مجھے جدائی کا داغ دے گیا۔ اب کی بار تو میں اتنا شکستہ دل ہوا میں دہریوں کی طرح زندگی گزارنے لگا۔ میرا دل اندھا ہو گیا، اب میں دربار الٰہی میں ہاتھ اٹھانا شان کے خلاف سمجھنے لگا۔ میرا تقدیر سے ایمان اٹھ گیا۔ اور میں جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرا۔

اب میرا کام صرف ہسپتال میں نوکری کرنا اور شام کو گھر جا کر سونا صرف یہی میری زندگی تھی کہ اس بچے کی گفتگو سن کر اس کی تربیت دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ اس کے چھوٹے سے منہ سے بڑی بڑی باتیں سن کر میری آنکھیں کھل گئیں میرے دل و دماغ کے پردے ہٹ گئے۔ مجھے دوبارہ اپنے باپ کی سکھائی ہوئی باتیں یاد آئیں کہ واقعی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کہ کون آزمائشوں پر صبر کرتا ہے اور کون ذرا سی سختی آنے پر واپس شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے۔ آزمائشوں پر کون صبر کرتا ہے اور کون ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے اور میں وہ کمزور نکلا کہ میں ریزہ ریزہ ہو گیا میں ٹوٹ گیا میں بکھر گیا۔ میں شیطان کا ساتھی بن گیا۔ مگر آج مجھے اندازہ ہوا ہے آج میری آنکھیں کھل گئیں ہیں۔ اور میں نے رب سے سچی توبہ کر لی ہے میں نے اپنے ماضی پر ندامت کے آنسو بہا لیے ہیں اور مجھے امید ہے کہ میرے ان آنسوؤں نے میرے گناہوں کی سیاہی کو دھو ڈالا ہو گا اب میں نے اللہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ اب ساری عمر نماز کی پابندی کروں گا، اپنی داڑھی بھی نہیں منڈھواؤں گا اور ساری عمر اسوۂ حسنہ ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اپنی اس امانت اس زندگی کو اللہ کے حوالے کر دوں گا۔ اللہ ہم سب کو اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین یارب العالمین!)

ماں

کتنا پیارا لفظ ہے "ماں"
جیون کی وجہ ہے "ماں"
جب رونے کو کندھا نہیں ملتا
تب کندھا بن جاتی ہے "ماں"
کانپتی ڈولتی سسکیوں کو
امید کا چراغ دیتی ہے "ماں"
میری ادھوری خوشیوں کی
تکمیل ہے میری "ماں"
زندگی کی کشش تو کچھ بھی نہیں
کشش رکھتی ہے صرف "ماں"
جب ہچکیاں جوش مارتی ہیں
تب پانی پلاتی ہے "ماں"
مجھے ہر اک وار سے بچاتی ہے
خود زخم کھاتی ہے "ماں"
میری مسکراہٹ پہ حیران نہ ہو
یہ بھی نہ ہوتی اگر ہوتی نہ "ماں"
ان کی آنکھوں میں نمی بسیرا کرتی ہے
جن کی روٹھ جاتی ہے "ماں"
پاس کی تاریکیوں کا
دیا بجھاتی ہے میری "ماں"
جب کوئی اپنا نہیں ہوتا
تب سینے سے لگاتی ہے "ماں"
جب ہر دوا اثر چھوڑ جاتی ہے
تب مرہم بن جاتی ہے "ماں"
میرے سب دکھوں کا......
مداوا کرتی ہے میری "ماں"
یہ دیا آس کبھی نہ بجھے
ورنہ بجھ جائے گی زندگی "ماں"
دکھ بڑا ہی کیوں نہ ہو بڑا نہیں لگتا
میرا ہر ایک آنسو جو پونچھ لیتی ہے "ماں"
خدا ان کی عمر دراز کرے
کبھی نہ روٹھے مجھ سے میری "ماں"
اے اللہ! میری زندگی کا یہ روشن باب
کبھی بند نہ ہو میری "ماں"

عائشہ نعیم ...... اوکاڑہ

اپریل فول

بیت گئے لمحے قاتل بسنت کے — لاشوں کے "تحفے" خونی بسنت کے
پھر آیا چاہتا ہے اپریل فول — اب کے اڑے گی "جھوٹ کی دھول" (1)
آئیں گے گھر گھر اوباشوں کے فون — ہوں گے پھر کتنے ہی ارمانوں (2) کے خون
سن لو بچو! کہ ہے "بات ضروری" — سچ کی خوشبو ہے، جیسے کستوری
ہر گز نہیں مسلم کا یہ شیوہ (3) — بکتا نہیں وہ کبھی بے ہودہ (4)
عزت ہے تو ہے سچ میں پنہاں (5) — بھلا "جھوٹ کے پاؤں کہاں" (6)
آہنی (7) تلوار ہے "الصدق" (8) — ریت کی دیوار ہے "الکذب" (9)
شر کا دروا (11) کرتا ہے جھوٹ — دوزخ کی راہ دکھاتا ہے جھوٹ
گناہ کبیرہ ہے کذب (12) بیانی — ہے منافق کی ایک نشانی
صادق پر رحمت خدا کی — کاذب پر لعنت خدا کی
سچ کا ہو بول بالا — جھوٹے کا ہو منہ کالا
"ننھے مجاہد" جب زبان کھولے — جھوٹ کا پول (13) ہر آن کھولے
پہلے تولے، پھر منہ سے بولے — کم بولے، پر سچ بولے
شمشیر ہے یہ ایسی تیز تر — جو کاٹ کے رکھ دے "برائی کی جڑ" (13)
اپنا لو بچو! اس کی ہر اک ادا (14) — کہ تاج کے دل کی یہی ہے صدا

مشکل الفاظ کے معنی: (1) خاک (2) آرزو (3) طور، طریقہ (4) فضول (5) چھپی ہوئی۔ (6) ضرب المثل۔ (7) فولادی۔ (8) سچائی۔ (9) جھوٹ۔ (10) برائی کا دروازہ کھولتا ہے۔ (11) غلط بیانی۔ (12) کھوکھلا پن۔ (13) مراد ہے جھوٹ۔ (14) انداز، طریقہ

سجاد الرحمن ...... شجاع آباد ملتان

زندگی کا فل اسٹاپ

ہر چیز کا کوئی نہ کوئی فل اسٹاپ ہوتا ہے جو اس کی حد اور خاتمے کی علامت ہوتا ہے۔ ہر کتاب، تحریر، غزل، نظم، مضمون، سبق اور سطر کے آگے ایک فل اسٹاپ لگا ہوتا ہے۔

فل اسٹاپ کا مطلب ہے کہ کتاب پوری ہو گئی ہے، مضمون ختم ہو گیا ہے، تحریر، غزل، نظم اور سبق پورا ہو چکا ہے اور اس سے آگے کوئی سطر نہیں۔

کائنات اور کائنات کی ہر چیز کے آگے ایک فل اسٹاپ ہے، وہ چیز چاہے جاندار ہے یا بے جان...... ہماری زندگی کا بھی ایک فل اسٹاپ مقرر ہے۔ اس سے پہلے کہ ہماری زندگی کے آگے فل اسٹاپ لگے.........! ہمیں اپنی زندگی کا ایک مقصد بنا لینا چاہیے۔ اپنی زندگی کو اچھے کاموں میں صرف کریں، والدین اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں، برائیوں سے بچیں، نشہ آور چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور کوئی کام ایسا نہ کرے کہ بعد میں شرمندگی اٹھانی پڑے۔

ساجد افضل......کوٹلہ شیر محمد

بچہ، آگ، ماں اور پیار

ایک سفر کے دوران ایک عورت کا بچہ گم ہو گیا، وہ اس کو تمام قافلے والوں میں ڈھونڈتی پھر رہی تھی...... آخر کار ایک جگہ اس کا کھویا ہوا جگر گوشہ مل گیا۔ اس نے لپک کر اسے سینے سے لگایا مگر اسے یقین نہ آتا تھا۔ وہ بار بار اس کا منہ دیکھتی اور پیار کرتی۔ ہر شخص اس کی کیفیت سے متاثر ہو رہا تھا۔ عین اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا:

"تمھارا کیا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟" سب نے جواب دیا:

"نہیں! اے اللہ کے رسول ﷺ یہ ایسا نہیں کر سکتی! کیونکہ اسے اپنے بیٹے سے بے پایاں محبت ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت ہے، وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کے بندے دوزخ میں جلیں۔"

طویل سے طویل تقریر بھی محبت الٰہی کے بارے میں وہ اثر پیدا نہیں کر سکتی تھی جو اس فقرے اس نفسیاتی ماحول میں پیدا کیا۔

مزمل حسن، نجم نور......بہاولنگر

جنت کا خزانہ

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر نہ دوں؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔" (متفق علیہ)

فرح سحر......ماچھیوال



رمضان المبارک کے اہم واقعات

★ سن دو ہجری میں روزہ فرض ہوا۔

★ ۳ رمضان ۱۱ ہجری میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔

★ ۱۰ رمضان آٹھ ہجری مکہ مکرمہ فتح ہوا۔

★ ۱۷ رمضان ۵۸ ہجری کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔

★ ۱۹ رمضان ۴۰ ہجری کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔

★ ۲۶ رمضان ۱۳۶۸ھ کو "پاکستان" وجود میں آیا۔

محمد نعمان ناصر......چوکی

علامات قیامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں اور قیامت اس طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں اور آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کر کے دکھایا۔" [ابن ماجہ: ۱۸۳۹]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک کہ لوگ ایسے دن نہ دیکھ لیں کہ جن میں قاتل کو قتل کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہو گی اور نہ مقتول کو معلوم ہو گا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔" [مسلم: ۷۱۷۶]

(بسنت میں اندھی گولیوں کا شکار ہونے والے مقتولین اور یہ گولیاں چلانے والے قاتلوں کو معلوم نہیں کہ یہ قتل کیوں ہوئے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت نہیں آئے گی، حتیٰ کہ میری امت گزشتہ امتوں کے افعال نہ اپنا لے۔" [بخاری: ۲۱۷۸]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت نہیں آئے گی، مگر زمانے قریب (مختصر) ہو جائیں گے، سال مہینے کی طرح، مہینے ہفتے کی طرح ہفتے دن کی طرح دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹے چنگاری کی چمک کے برابر ہو جائیں گے۔" [ترمذی: ۲۱۳]

محمد نعمان ناصر......چوکی

علم کا فائدہ

جلیل القدر عالم، فاضل اور فقیہہ کی والدہ (ام سفیان ثوری) اپنے بیٹے سے کہتی ہیں:

"بیٹا علم حاصل کرو، میں سوت کات کر تیرا خرچ پورا کروں گی، میرے بیٹے! جب تک دس حرف تحریر کر لو تو پھر تم چال ڈھال، طرز عمل، بردباری اور وقار کا جائزہ لو۔ اگر تیرے اندر ان خوبیوں کا کوئی اضافہ نہیں ہوا تو سمجھ لو کہ یہ علم نہ تمھیں کوئی نقصان دے گا اور نہ کوئی فائدہ دے گا۔" [بحوالہ: صفۃ الصفوۃ]

اقوام متحدہ غائب

اقوام متحدہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں دو چھوٹی اور کمزور قوموں کا مسئلہ پہنچ جائے تو مسئلہ غائب ہو جاتا ہے، اگر ایک چھوٹی اور ایک بڑی قوم کا مسئلہ آ جائے تو چھوٹی قوم کا مسئلہ غائب ہو جاتا ہے اور اگر دو بڑی طاقتوں کا مسئلہ پہنچ جائے تو اقوام متحدہ خود غائب ہو جاتی ہے۔

میں نے بسنت چھوڑ دی:

جب مجھے اس واقعے کا علم ہوا کہ:

"ایک ہندو نے پیارے نبی کریم ﷺ کی لخت جگر اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی اماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کی تو ایک مسلمان گورنر نے غیرت ایمانی میں آ کر اس لعنتی کو پھانسی دے ڈالی تو ہندو اس لعنتی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ہر سال پتنگیں اڑانے لگے۔ جب پاکستان بنا ہندو تو یہاں سے چلے گئے مگر لعنتی کو خراج تحسین دینے کا طریقہ یہیں چھوڑ گئے۔ اب ہمارے مسلمان بڑے زور شور سے اس لعنتی بے ایمان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ہر شہر میں بسنت مناتے ہیں۔"

مجھے اس واقعے کا علم ہونا ہی تھا کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اب میرے ہاتھ تو کٹ سکتے ہیں مگر میرے ہاتھوں سے محمد کریم (ﷺ) کی بیٹی کے گستاخ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے پتنگ نہیں اڑ سکتی۔

محمد فیصل رفیق......چونیاں

آخر کیوں......؟

کشمیر میں آج بھی خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں
ماں باپ کے دلوں سے آج بھی آہیں نکل رہی ہیں
باپ نے اٹھائی اپنے کندھوں پہ جوان بیٹے کی لاش
آدھی صدی سے یہ خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے
ماؤں کے دل بیٹوں کی جدائی کے غم سے پھٹ رہے ہیں پھر بھی۔
بڑی طاقتوں کو یہ ظلم کی وادی نظر نہیں آ رہی ہے
وہاں بسنے والے مسلمانوں کا ہے فقط اتنا قصور
کہ ان کی جانیں صرف اور صرف اسلام پر نکل رہی ہیں
آزادی ہے ہر قوم کا بنیادی حق زبیر
پھر اس قوم کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟

محمد زبیر......صادق آباد

میرا پسندیدہ شعر

بتوں کے شہر میں جا کر اللہ کا نام لکھ دینا
جہاں کفر لکھا ہو وہاں اسلام لکھ دینا
اگر وہ صلح کے پھولوں کو پاؤں سے مسل ڈالیں
تو شاخ گل کی ہر پتی پر قتل عام لکھ دینا
ابوالقاسم محمد زکریا تبسم......الہ آباد

علم دین حاصل کیا مگر قباحت یہ ہوئی
سکھلانے میں لذت ہے عمل میں کچھ نہیں
ہما شوکت...... پھلیانی

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی تو کوئی بات نہیں
عمر فاروق......

بلند رکھنا نگاہ اپنی خیال اپنا وقار اپنا
نہ ڈگمگائیں قدم تمھارے کچھ ایسے رکھنا دھیان اپنا
......محمد عمر بن عبدالجبار......چوک منڈا

اے بندہ تو کھو گیا ہے اپنی ہستی میں
رب کو بھول بیٹھا ہے دنیا کی مستی میں
....
یہ زندگی مختصر سی ہے اپنے رب کو یاد کر
جانا ہے اک دن تجھ کو چپ کی بستی میں
....

ہوا بھی ہو بادل بھی ہو بارش نہ ہو تو کیا فائدہ
الدعوۃ بھی ہو طیبات بھی ہو ''ننھے مجاہد'' نہ ہو تو کیا فائدہ
فرزانہ...... جھنگ

غیروں کی یہ رسم تھی لیکن حکمرانوں کی بدولت
دیکھتے ہی دیکھتے یہ پاکستان میں چھا گئی
پچھلے برس کے زخم ابھی مٹے نہ تھے دلوں سے
لے کے نئی چبھن پھر بسنت آ گئی
خدیجہ بنت محمد صدیق اشرف......راجووال

نہیں سجدے کیے کبھی ہم نے جا کر مزاروں پر
ہمیں جو کچھ چاہیے خدا سے مانگ لیتے ہیں
اقراء، سدرہ...... علی آباد

نہ کر محتاج مجھے کسی کا زمانے میں
کمی کون سی ہے یا رب تیرے خزانے میں
امیر حمزہ...... علی آباد

بپا ہے جنگ طوفانی شہیدوں کا پتا رکھنا
جو ظالم ہیں وہ غارت ہوں لبوں پر یہ دعا رکھنا
عبدالمنان...... سلانوالی

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے
فائزہ ملک...... ہری پور

اٹھ باندھ کفن مرد مجاہد کا جگر لے
مومن ہے تو پھر مسجد اقصیٰ کی خبر لے
ہو اب بھی حوالے تیرے القدس کی کنجی
تو صاحب ایمان اگر! تیغ و تبر لے
فاطمہ ظفر...... لاہور

ٹھہر میرے قبلہ اولیں میں آ رہا ہوں
متاع ایمان اثاثہ دیں میں آ رہا ہوں
ٹھہر اے نبیوں کی سر زمیں میں آ رہا ہوں
ٹھہر اے میرے فلسطیں میں آ رہا ہوں
عاصمہ ظفر...... لاہور

ہماری قیادت کا تو ایک ہی اصول ہے
امریکہ کا ہر حکم ہمیں قابل قبول ہے
یہود و نصاریٰ ہمارے اچھے دوست ہیں
عقل کے اندھوں کی کتنی بڑی بھول ہے
امۃ القدوس ایوب...... آزاد کشمیر

اس ظلم کی دنیا میں فقط پیار مری ماں
ہے میرے لیے سایہ دیوار میری ماں
نفرت کے جزیروں سے محبت کی حدوں تک
بس پیار ہے، ہاں پیار ہے، بس پیار میری ماں
عتیقہ ادیبہ بنت مطیع الرحمن...... راولپنڈی

زندگی کی کرن ڈھونڈنے نکلے تھے
صدیاں بیت گئیں مگر گھر نہیں آئے
تلاش زیست سے لوٹے تو ماؤں نے دیکھا
بدن تو آئے بیٹوں کے مگر سر نہیں آئے
جویریہ تبسم...... موڑ کھنڈا

سوچتا ہوں کیا وہی ہے یہ ہماری ارض پاک
اڑ گئی خاک اس کی، بانی ہو گئے جب زیر خاک
جو وطن حاصل کیا تھا ہم نے پڑھ کر لا الہ الا اللہ
دیکھتا ہوں میں اس میں آج یہ روز سیاہ
ہر طرف جور و جفا ہے ہر طرف غارت گری
دن دیہاڑے قتل ڈاکے چوریاں عصمت دری
محمد آصف اسلم...... پتوکی

لانی ہے گر چمن میں لالی تو خون جگر ارزاں کر دو
یوں صرف خزاں کے ماتم سے تخلیق بہاراں کیا ہو گی
حافظہ ثانیہ ...... لیہ

ذرا بتائیں تو؟ سلسلہ نمبر 26

کنیت ام الحکم اور تعلق قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے تھا۔ ماں کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا۔ جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ اس لحاظ سے آپ ؓ رسول اللہ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ ؓ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھیں جنہیں سابقون الاوّلون بننے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ؓ کا پہلا نکاح رسول اللہ ﷺ کے منہ بولے بیٹے اور آزاد کردہ غلام زید ؓ بن حارثہ کے ساتھ ہوا۔ ان سے علیحدگی کے بعد آپ ؓ کا نکاح حضرت محمد ﷺ سے ہوا۔ گویا آپ ؓ ام المومنین کا شرف بھی رکھتی ہیں۔ اللہ نے آپ ؓ کا نکاح خود آپ ﷺ سے کیا اور آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے خبر کی۔ صبح کو جب دعوت ولیمہ ہوئی جس میں روٹی اور سالن کا اہتمام کیا گیا نبی ﷺ نے انس ؓ کو لوگوں کے بلانے کے لیے بھیجا۔ تین سو آدمی دعوت میں شریک ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ چند لوگ کھانا کھا کر باتوں میں مشغول ہو گئے، اور اٹھنے کا خیال نہ رہا اور رسول اللہ ﷺ ازراہ مروت اٹھنے کے لیے نہ فرماتے تھے۔ بار بار اندر آئے اور چلے جاتے۔ آپ بھی دیوار کی طرف منہ کیے بیٹھی تھیں۔ جب بہت دیر ہوئی تو نبی ﷺ کو تکلیف ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل کی۔ گویا آپ ؓ کا نکاح بہت سی خصوصیات کا حامل تھا:

- جاہلیت کی رسم کی متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) حقیقی بیٹے کا درجہ رکھتا ہے مٹ گئی۔
- لوگوں کو حکم ہوا کہ کسی کو حقیقی باپ کے علاوہ دوسرے سے منسوب نہ کرو۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ ؓ کا نکاح وحی کے ذریعے کیا۔
- نہایت شاندار ولیمہ کیا گیا جس میں روٹی، بکری کا گوشت اور اُم سلیم ؓ کا بھیجا ہوا مالیدہ تھا۔ بکثرت لوگوں نے ہو کر کھانا کھایا۔
- اس موقع پر آیت حجاب نازل ہوئی اور پردے کا رواج ہوا۔ یہی خصوصیت تھیں جن کی بنا پر اس صحابیہ ؓ کو حضرت عائشہ ؓ سے ہمسری کا دعویٰ تھا۔ آپ ؓ نہایت پرہیزگار، حق گو، دیندار اور تھیں۔ حضرت عائشہ ؓ ان کے بارے میں فرمایا کرتی تھیں:

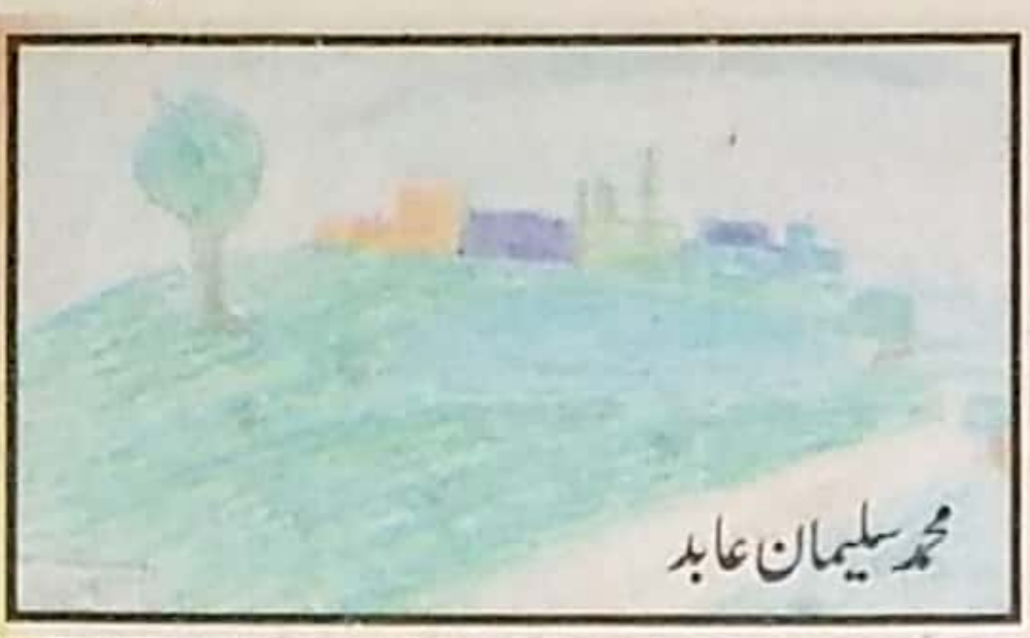
''میں نے دین کے مقابلے میں آپ ؓ سے بہتر کوئی عورت نہیں دیکھی''، حضور کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے انہوں نے ہی وفات پائی۔ آپ ؓ کی نماز جنازہ فاروق اعظم نے پڑھائی۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس عظیم المرتبت صحابیہ ؓ کا نام کیا تھا؟ جواب دیجیے اور حاصل کیجیے، ایک خوبصورت سا ''گفٹ''

مرتبہ، سندس جبیں...... ساہیوال

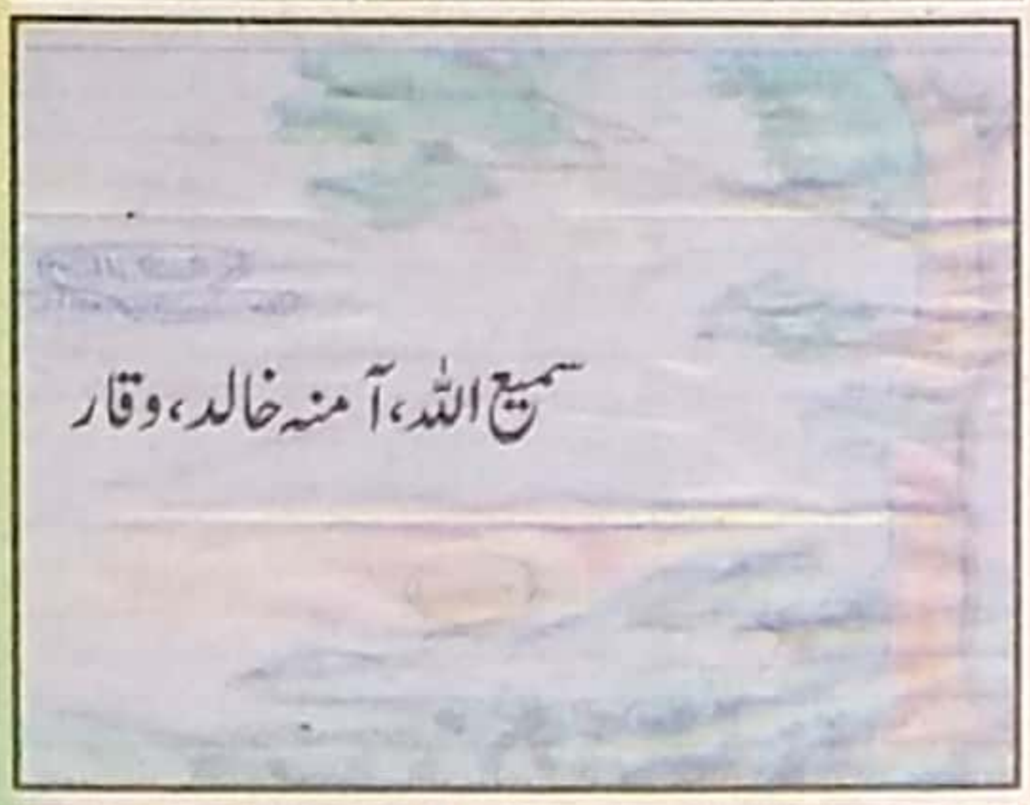
ذرا بتائیں تو......؟ سلسلہ نمبر 23 کی شخصیت

''ننھے مجاہد'' کے شمارہ نمبر 60 میں ذرا بتائیں تو سلسلہ نمبر 23 میں جس شخصیت کا خاکہ پیش کیا گیا ان کا نام...... ......''ابن حزم'' ہے۔ پاکستان بھر سے سینکڑوں ننھے مجاہدوں نے صحیح جوابات ارسال کیے...... قرعہ اندازی کے ذریعے جو ننھے مجاہد انعام کے حقدار قرار پائے ان کے نام یہ ہیں۔

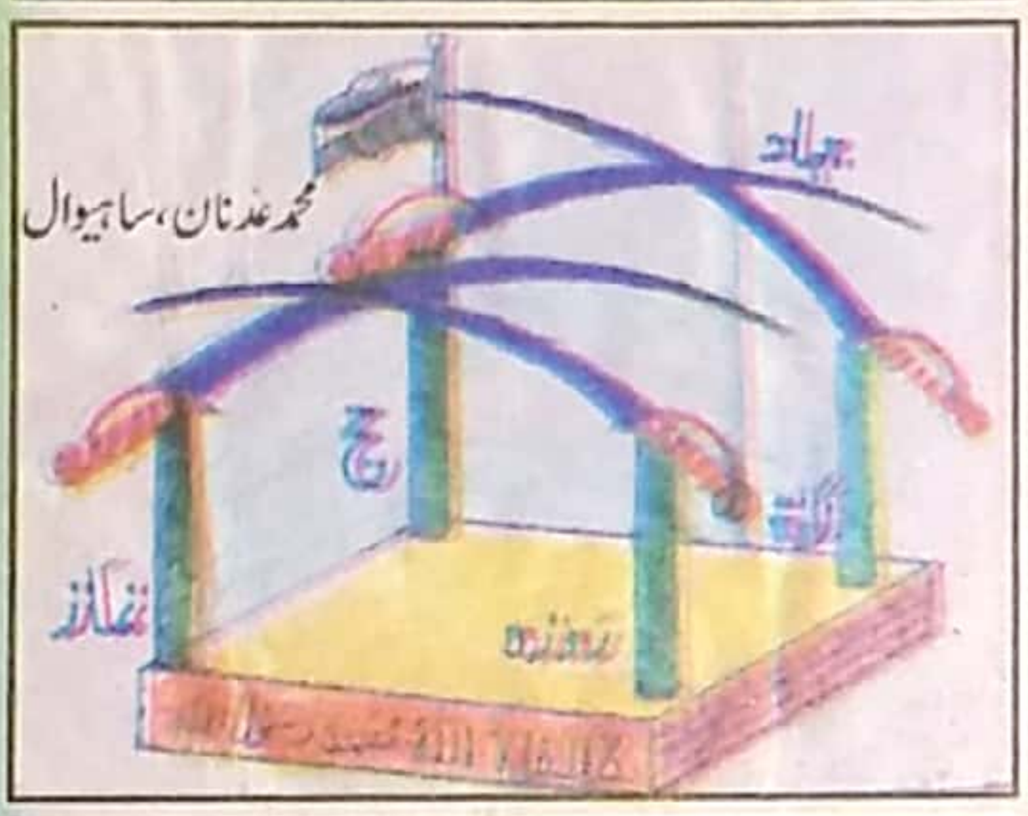
۱۔ اسمارہ آصف فیصل آباد
۲۔ رضوان شاہد شیخوپورہ
۳۔ سمیرا محمد علی وہاڑی
۴۔ اقراء آصف گوجرانوالہ
۵۔ عبدالرحمٰن عابد کوئٹہ
۶۔ سیف الرحمٰن سیف لیاقت پور
۷۔ معظم مقصود پشاور
۸۔ ربیعہ مصطفیٰ جڑانوالہ
۹۔ طیب اسلام عسکری لاہور
۱۰۔ محمد مزمل خانیوال



محمد سلیمان عابد



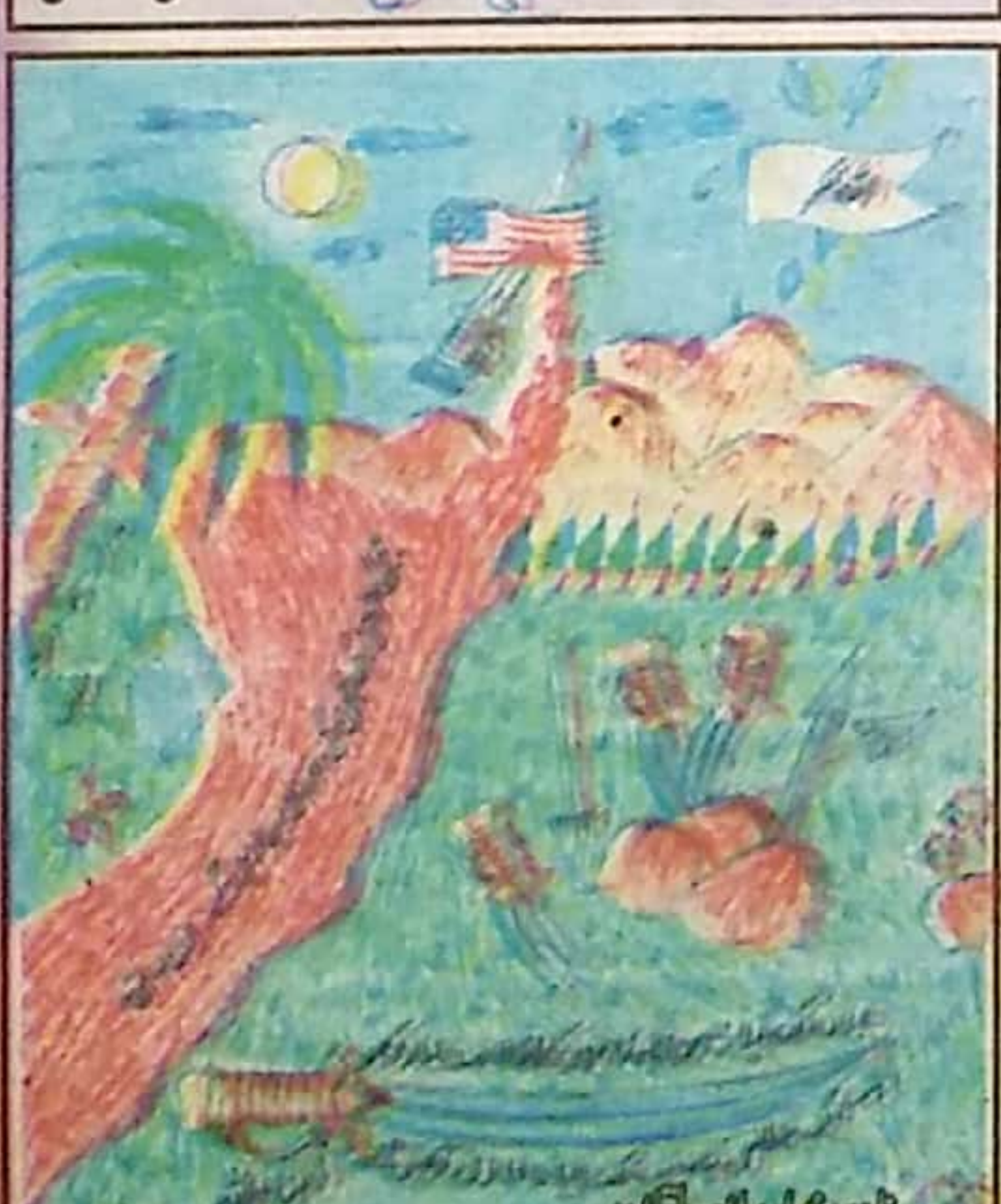
سمیع اللہ، آمنہ خالد، وقار



محمد عدنان، ساہیوال



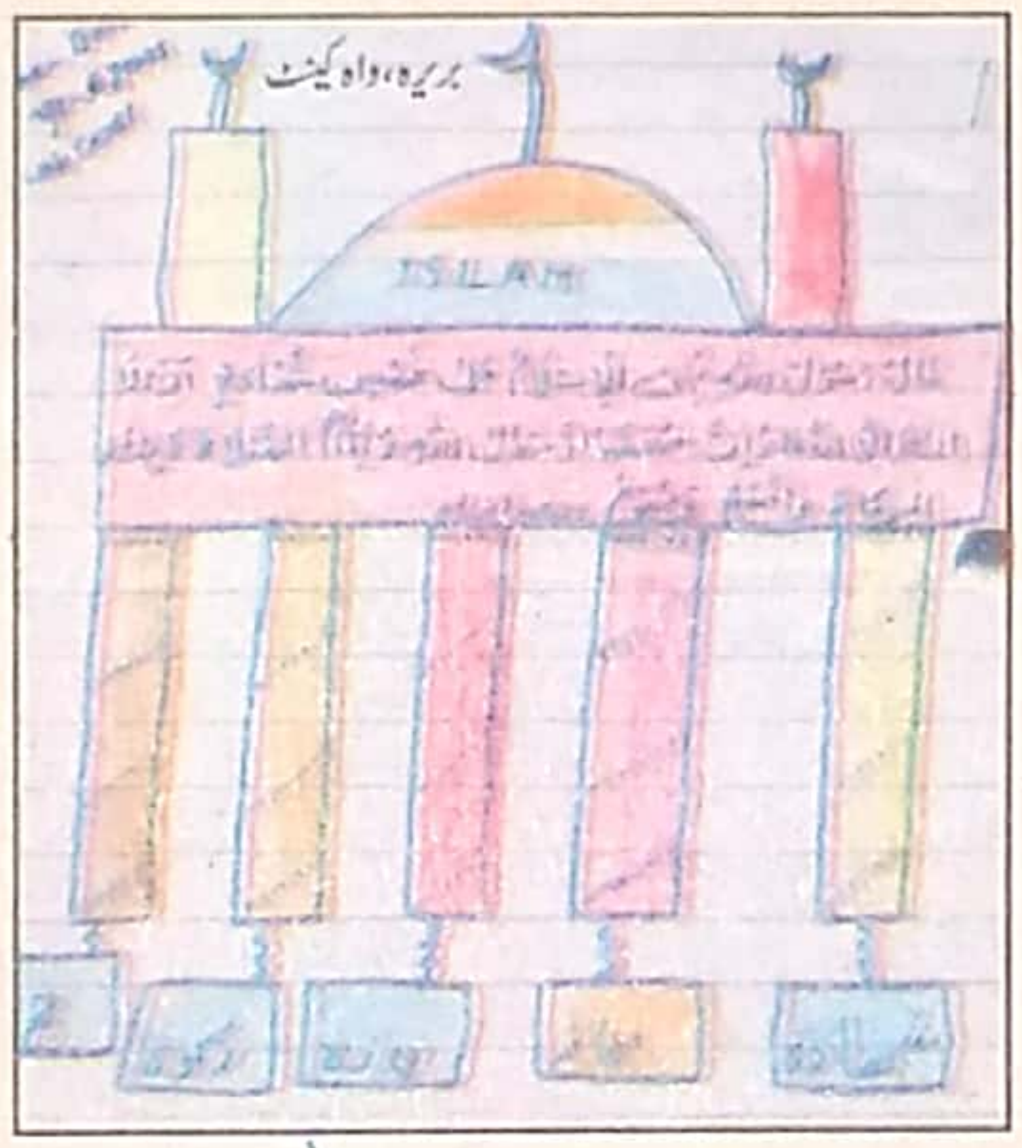
سلمیٰ مصطفیٰ





بشریٰ حنیف





بریرہ، واہ کینٹ

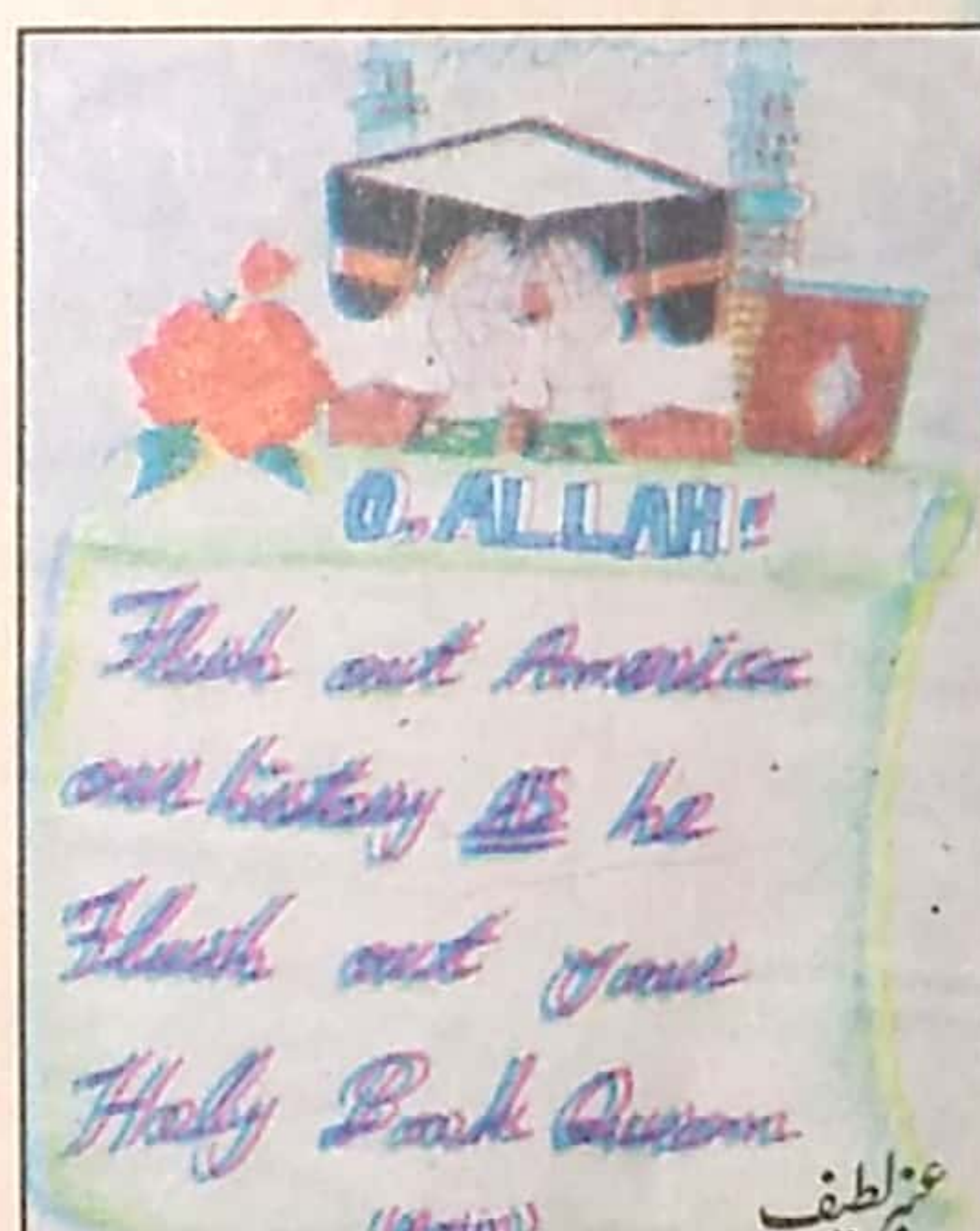


ثناء، مہرالنساء، نجویشہ ہاشمی

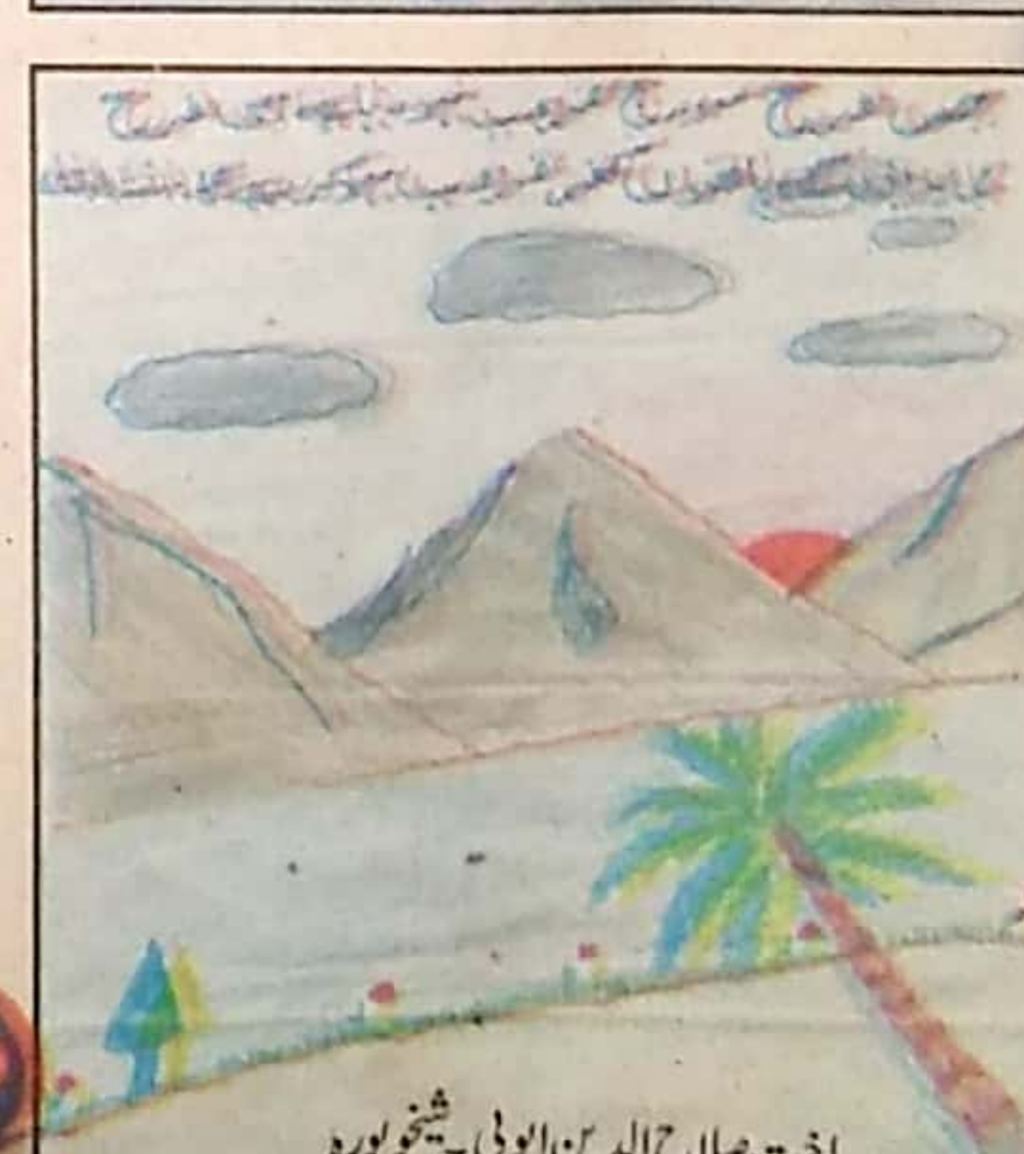




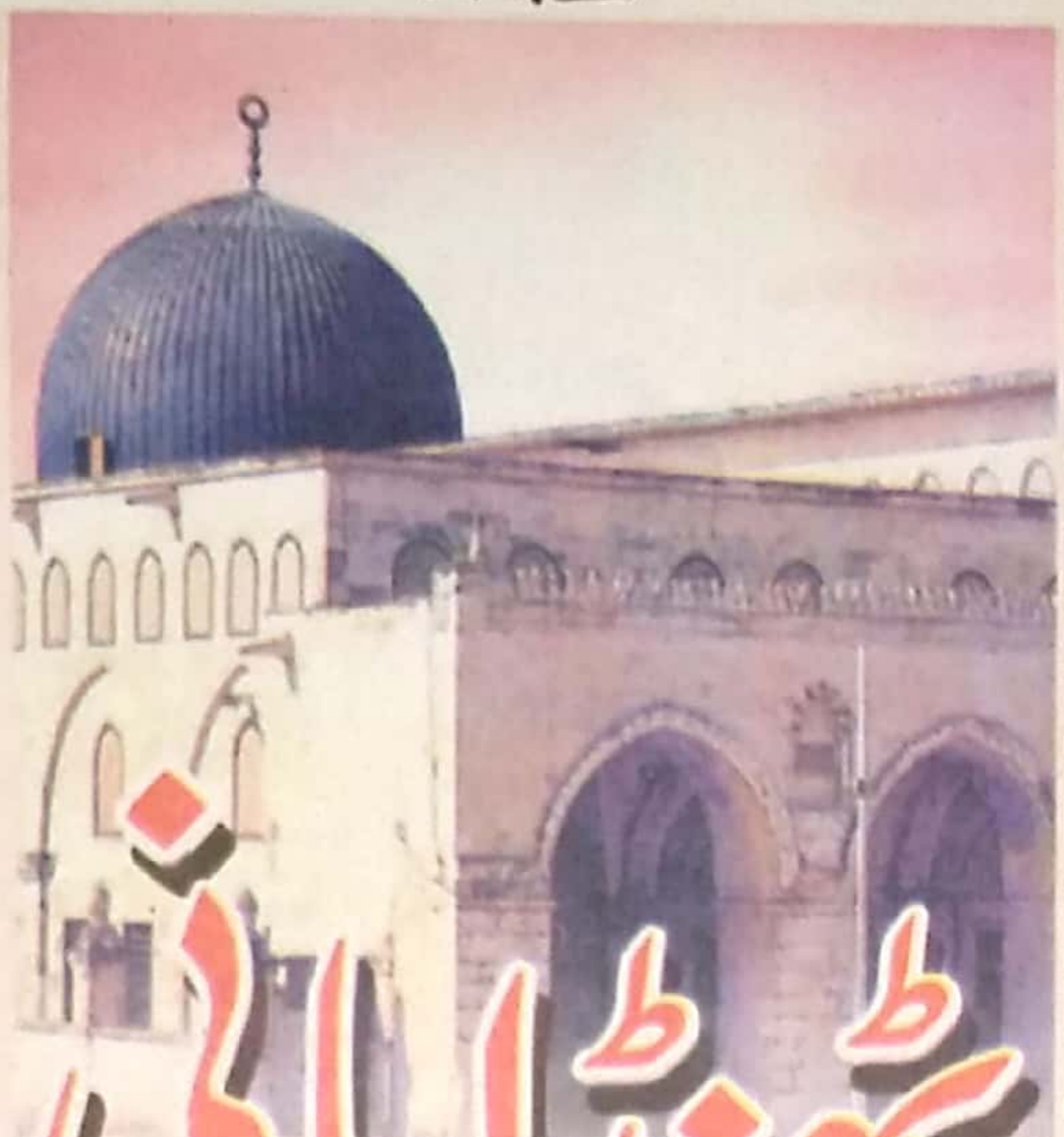




عنبر لطیف



اخت صلاح الدین ایوبی۔ شیخوپورہ



ٹھنڈا پانی

بچپن سے میری یہ عادت تھی کہ جب بھی اخبار والا آتا تو میں بھاگ کر اخبار لیا کرتا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ جب میں اخبار پڑھنے لگا تو میرے مطالعہ میں صرف سرخیاں ہوتی تھیں۔ جن باتوں کو سمجھ جاتا پڑھ لیتا اور جو سمجھ سے بالاتر ہوتیں چھوڑ دیتا تھا۔ ''فلسطین'' کا لفظ ہر اخبار میں سامنے آتا تو آگے لکھا ہوتا کہ فلسطین میں چار (4) نوجوان شہید اسرائیلی فوج سے جھڑپمیں دس نوجوان ایک بچہ شہید غرض دس سے (20) اور تیں (30) تعداد میں اضافہ ہوتا ہی رہتا۔

میں سوچتا رہتا کہ فلسطین میں ایسی کون سے بات ہے کہ جس پر اتنی شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ مجھے پتہ چلا کہ فلسطین میں مسجد اقصیٰ ہے جو مسلمانوں کا قبلہ اول ہے اور یہودیوں کا اس پر قبضہ ہے اور فلسطینی مسلمان اسے آزاد کرانے کے لیے جدو جہد کر رہے ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اپنے گھر بیت اللہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی بھی زیارت نصیب فرمائے۔

وقت گزرتا گیا اور میں امریکہ چلا گیا، وہاں ایک کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی اور وہاں کی شہریت بھی مل گی۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو شرفقبولیت بخشا اور میں بیت اللہ کی زیارت حج کا فریضہ ادا کرنے کے بعد فلسطین کے لیے راوانہ ہوگیا۔ ملک شام سے بذریعہ بس فلسطین کے لیے روانہ ہوا۔

راستے میں اسرئیلی فوجیوں نے ایک جگہ پر بس روک دی اور پوچھ گچھ کرنے لگے، مگر امریکی شہری ہونے کی وجہ سے تھوڑی پوچھ گچھ کے بعد مجھے چھوڑ دیا۔ ہم آگے روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہماری بس مسجد اقصیٰ کے سامنے رک گئی میں مسجد کی سیڑھیوں پر کھڑا تھا مجھے صلاح الدین ایوبی کا جلا ہوا ممبر نظر آیا، جسے چند سال پہلے جلایا گیا تھا، مسجد میں داخل ہوتے ہی مسجد کی دیواروں پر جگہ جگہ گولیوں کے نشان نظر آئے مسجد کے سنہری گنبد پر نظر اک عجیب سا احساس ہوا میں نے وہ جگہ بھی دیکھی جہاں سے آپ ﷺ معراج کے لیے روانہ ہوئے

عمران خان شاھوانی......کوئٹہ

تھے وہ مقام نظر آیا جہاں آپ ﷺ کی سواری رکی تھی۔

ایک اور مقام میری نظر کے سامنے تھا، جہاں لوگ زیارت کر رہے تھے اتنے میں ایک چھوٹا سا بچہ زیارت کرنے آیا، مگر وہ بہت چھوٹا تھا اور وہ مقام بہت اونچا تھا۔ میں نے اسے اوپر اٹھایا اس نے زیارت کر لی۔

(شکریہ) یہ آواز مجھے پیچھے سے سنائی دی وہ ایک عرب خاتون تھی، اور اس بچے کی والدہ تھی۔ اس بچے نے مجھے مسجد کا ایک ایک کونہ دیکھایا تھوڑی دیر میں وہ بچہ میرا گائیڈ بن گیا۔

اور اس کی ماں ہمارے ساتھ تھی سیڑھیوں سے واپس اترتے ہوئے میں نے اپنے بیگ سے پانی کی بوتل نکالی پینے لگا تھا، کہ میں نے دیکھا کہ بچہ میری طرف دیکھ رہا تھا میں نے پوچھا پیاس لگی ہے اس نے ہاں میں گردن ہلا دی، میں نے پانی کی بوتل اسے دے دی، اس نے بوتل کو ہاتھ لگایا اور اپنی ماں کی طرف دیکھ کر کہا کہ امی پانی ٹھنڈا ہے، میں نے اس کی والدہ سے دریافت کیا، تو اس نے کہا کہ میرے حسن کو نہیں معلوم کہ پانی ٹھنڈا بھی ہوتا ہے۔ اس لیے حیران ہے۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے ہمارے استعمال میں صرف گرم پانی ہوتا ہے ،میں نے حسن کی طرف دیکھا جو بوتل کھول کر پانی پینا ہی چاہتا تھا کہ پیچھے سے ایک آدمی نے اسے ٹکر ماردی بوتل اس کے ہاتھ سے گر گئیا ور پانی ضائع ہوگیا، میں نے غصہ سے اس آدمی کی طرف دیکھا مگر وہ مڑے بغیر آگے نکل گیا۔ اتنے میں بس نے واپسی کے لیے ہارن دیا ہمارے گروپ کے لوگ تیزی سے بس میں سوار ہونے لگے میں حسن کے خشک گلابی ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا، بس نے ایک بار پھر ہارن دیا میں جا کر بس میں سوار ہو گیا حسن کو دیکھنا چاہتا تھا مگر رش کی وجہ سے نہ دیکھ سکا۔ میں نے بار بار مڑ کر دیکھا مگر حسن کو نا دیکھ سکا۔ اتنے میں گائیڈ نے مجھ سے پوچھا کہ جناب آپ کا کوئی ٹیلی فون نمبر اور پتہ کیونکہ یہ فلسطین ہے۔ جنگ کی وجہ سے کچھ بھی ہوسکتا ہے ۔میں نے امریکہ میں مقیم اپنے ایک دوست کا نمبر اور پتہ دیا۔ مجھے بڑا عجیب لگا ایک چھوٹے سے حسن کو ایک اس طرح پیاسا چھوڑنا۔ خیر میں امریکہ واپس پہنچ گیا اور امریکہ جیسے ملک میں سب بھول کر اپنے کام میں مصروف ہوگیا، مگر جب بھی ٹھنڈا پانی پیتا ننھا حسن اور اس کا معصوم چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا۔ زندگی گزرتی چلی گئی وقت نے اپنا جادو چلایا اور (10) دس سال گزر گئے۔ ایک بار کمپنی کے کام سے شہر سے باہر چلا گیا۔ گرمیوں کے دن تھے، پیاس لگی پانی پینے ہی لگا کہ حسن یاد آ گیا، میں نے سوچا کہ حسن بھی اب (20-22) سال کا نوجوان ہو گا۔ کیا اب بھی گرم پانی استعمال کرتا ہوگا یا ٹھنڈا انہی سوچوں میں گم تھا کہ اچانک میری نظر سامنے پڑی اخبار پر پڑی جس میں ایک فلسطینی نوجوان کی لاش کو پرچم میں لپٹ کر لے جایا جا رہا تھا۔ اور اس کی ماں قریب بیٹھی رو رہی تھی۔ میں نے غور سے دیکھا اس نوجوان کا چہرہ حسن سے ملتا تھا، پھر میری نظر اس عورت پر پڑی عورت وہی تھی جسے مسجد اقصیٰ میں ملا تھا۔ وہی عرب خاتون حسن کی ماں اور یہ جنازہ حسن کا تھا۔

میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس دنیا میں نہ سہی مگر جام شہادت نوش کر کے حسن اپنے لیے آخرت میں ٹھنڈے پانی کا انتظام کر لیا۔ ﴿ان شاء اللہ﴾

عظیم سعادت

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے بے پناہ محبت تھی جب نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو لحد میں اتارا جا رہا تھا تو انھوں نے جان بوجھ کر اپنی انگوٹھی اتار کر قبر میں پھینک دی ابھی مٹی ڈالنی شروع نہیں کی گئی تھی کہ انھوں نے اپنی انگوٹھی کے گرنے کا ذکر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو خود قبر میں کھڑے تھے، فرمانے لگے آؤ خود اپنی انگوٹھی اٹھالو، یہ سن کر آپ نیچے اترے پہلے نبی ﷺ کے قدموں کو محبت بھرے انداز میں ہاتھ لگایا اور پھر انگوٹھی لی اور باہر آ گئے، آپ بعد میں اکثر بیان کرتے تھے کہ پوری امت میں سے مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں وہ آخری انسان ہوں جس نے نبی ﷺ کے مبارک قدموں کو ہاتھ لگایا پھر نبی ﷺ کے جسم مبارک کو دفن کر دیا گیا اور میرے علاوہ کسی کو یہ سعادت نصیب نہ ہوئی۔ [حکمران صحابہ از محمود احمد غضنفر]

امۃ القدوس...... آزاد کشمیر

طاقتور کون ھے......؟

❀ پتھر سے طاقتور وہ لوہا ہے جو پتھر کو توڑ دیتا ہے۔ ❀ لوہے سے طاقتور وہ آگ ہے جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے۔
❀ آگ سے طاقتور وہ پانی ہے جو آگ کو بجھا دیتا ہے۔ ❀ پانی سے طاقتور وہ ہوائیں ہیں جو بادلوں کو لیے پھرتی ہیں۔
❀ ہواؤں سے طاقتور وہ فرشتے ہیں جو ان کو چلانے پر مامور ہیں۔
❀ اور اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے طاقتور ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔

حارث عبید الرحمٰن...... لاہور

قطرہ قطرہ دریا

کہکشاں عامر رحمٰن ماڈل سکول، قلعہ دیدار سنگھ

اگر کسی کے پاس ایک دکان ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک اور دکان مجھے مل جائے اگر کسی کے بینک اکاؤنٹ میں دس ہزار روپے پڑے ہوئے ہیں تو اس کا جی چاہتا ہے کہ ان میں دس ہزار مزید شامل ہو جائیں اور شامل ہوتے ہی رہیں، اگر کسی کے پاس ۵ مرلے زمین ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ۵ مرلہ زمین اور مل جائے۔ مگر اگر کوئی شخص ایک نماز پڑھتا ہے تو اسی پر راضی رہتا ہے کہ چلو ایک تو پڑھتا ہوں، ایسا کیوں ہے؟ ہم لوگ ایک ہی نماز پڑھنے پر اکتفا کیوں کر جاتے ہیں؟ جب دنیاوی زندگی کی ہمیں اتنی فکر ہے تو اخروی زندگی (جو دنیا کی زندگی سے بہت بڑی ہے) کی فکر بھی ہونی چاہیے، بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جو ایک نماز بھی ادا نہیں کرتے اور اس سوچ پر وہ اس قدر مطمئن ہوتے ہیں کہ جیسے انھوں نے اللہ اور رسول ﷺ کے سارے حقوق ادا کر دیے ہوں۔

الیکشن کے دنوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ معمولی لوگ بھی اعلیٰ مشروب پیتے ہیں۔ کاروں میں سفر کرتے ہیں اور انواع و اقسام کے کھانے کھاتے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے تو پتا چلتا ہے کہ میں فلاں آدمی کا سپورٹر ہوں۔ فلاں چوہدری صاحب کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں اور انھوں نے اسی لیے مجھے یہ سہولتیں فراہم کی ہیں۔ جو آدمی دونوں جہانوں کے خالق و مالک کی طرف لوگوں کو بلائے گا۔ اس کی کتنی عزت ہوگی! ذرا سوچیے تو اس کو کیسے کیسے انعامات ملیں گے۔!

دنیا کی ساری سلطنتیں، سکندر کی بادشاہت، افلاطون کی دانش مندی، ارسطو کا فلسفہ، قارون کی دولت اور شداد کی محنت مل کر بھی ایمان کے ذرے کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ایمان کی دولت سے ہم فائدہ کیوں نہ اٹھائیں......؟

اپنے سے بڑوں کو اس لیے خود سے بہتر سمجھیں کہ انھوں نے اس عمر تک آپ سے زیادہ نیکیاں کی ہوں گی اور چھوٹوں کو اس لیے اپنے سے اچھا خیال کریں کہ انھوں نے آپ سے کم گناہ کیے ہیں۔

آپ کا مخاطب انتہائی غصے کی حالت میں آپ سے بات چیت کر رہا ہے، جواب میں اگر آپ بھی چبھتی ہوئی باتیں کریں گے تو بات بڑھے گی۔ معاملہ تلخ کلامی سے لڑائی جھگڑے تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ آپ ایک باوقار شخصیت کے مالک ہیں۔ کیا ایسا ہونے سے آپ کی اچھی شہرت اور نیک نامی کو دھچکا نہیں لگے گا۔

آپ لوگوں کے سامنے تماشہ نہیں بنیں گے، اس لیے اپنے مخاطب کو شیریں زبان میں جواب دیں......!! وہ کوئی بے بنیاد الزام آپ پر لگائے تو بڑی نرمی سے اس کی نفی کریں...... آخر کار اس کا فائدہ آپ ہی کی ذات کو پہنچے گا۔

[بحوالہ : قطرہ قطرہ دریا]

چیزیں کیسے بنتی ہیں؟

اقصیٰ عبدالمنان ہاشمی...... حجرہ شاہ مقیم

ہمارے اردگرد کی ہر چیز مادی اشیاء سے بنتی ہے۔ ہم مادی اشیاء مثلاً پتھر یا لکڑی کو تبدیل کیے بغیر استعمال کرتے ہیں۔ کچھ مادی اشیاء کو بالکل ہی مختلف چیزوں میں بتدیل کیا جا سکتا ہے۔ ہم قدرتی اشیاء سے نئی مادی اشیاء بھی بنا سکتے ہیں۔ یہ خام مال کہلاتا ہے۔

اون:

اون دراصل بھیڑ کے بال ہوتے ہین جو اس کی کھال پر اگتے ہیں۔ اون گرم اور مضبوط ہوتی ہے یہ بھیڑ، بکری اور دوسرے جانوروں سے حاصل کی جاتی ہے۔ پھر اس کو دھویا جاتا ہے، اون کے الجھے ریشوں کو کنگھی کی مدد سے سیدھا کر لیتے ہیں ان اونی ریشوں کو آپس میں بل دے کر کاتا جاتا ہے۔ تاکہ ان سے دھاگا بنایا جا سکے۔ پھر انہی دھاگوں سے کپڑا بنا جاتا ہے۔

کاغذ:

کاغذ لکڑی نے بنتا ہے۔ لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کیمیکل ملا کر ریشے کو نرم کیا جاتا ہے۔ یہ مرکب گودا کہلاتا ہے۔

اس گودے کو پھیلا کر رولرز میں سے گزارا جاتا ہے، گودا خشک ہونے پر ریشہ پھر سخت ہو جاتا ہے اور اس کے آپس میں چپکنے سے کاغذ وجود میں آتا ہے۔

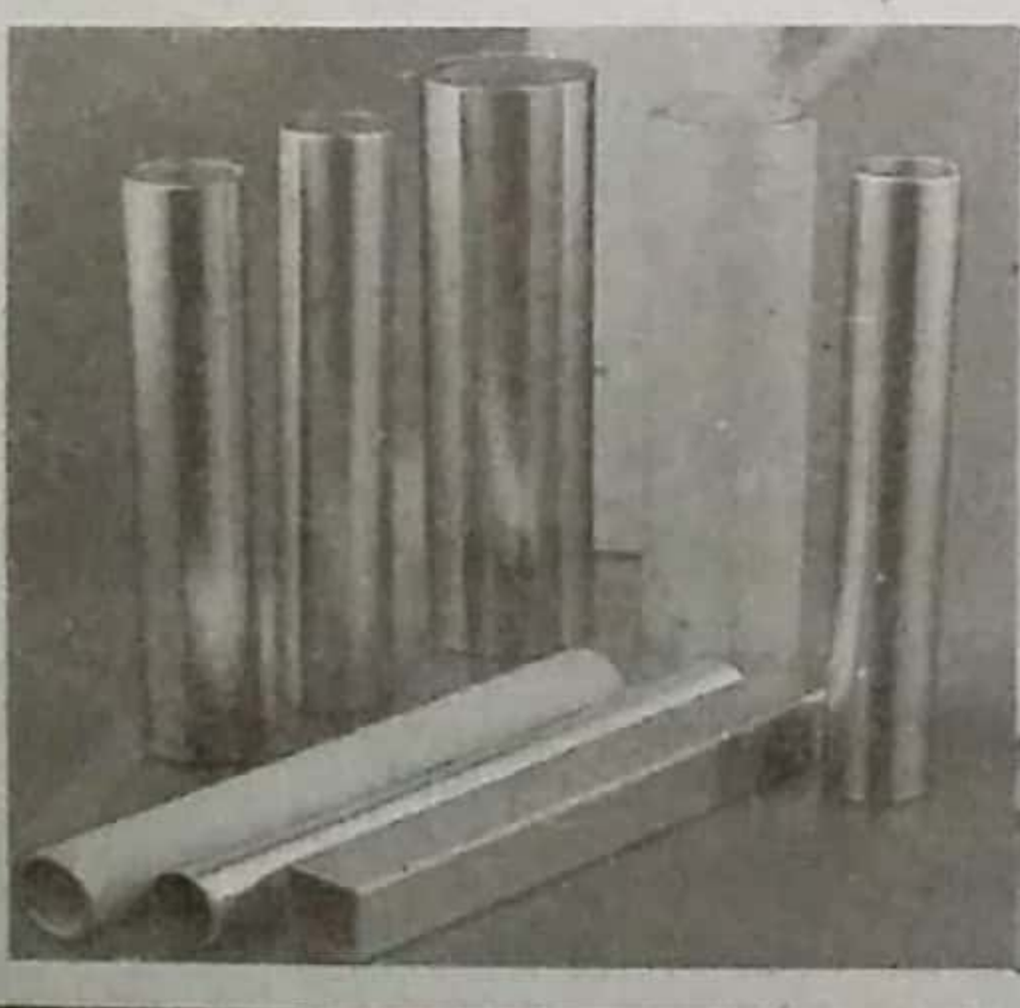
لوہا اور فولاد:

لوہا چٹان میں دوسری اشیاء کے ساتھ ملا ہوتا ہے جسے کچ دھات کہتے ہیں، اس کو توڑ کر ایک بہت بڑی بھٹی میں گرم کیا جاتا ہے۔ یہ بھٹی لوہے کی بھٹی کہلاتی ہے، کچ دھات میں شامل لوہے کے حصے بھٹی میں پگھل کر بھٹی سے باہر نکل آتے ہیں، لوہے سے اسٹیل بنانے کے فرنس بھٹی استعمال کی جاتی ہے۔ فولاد لوہے سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

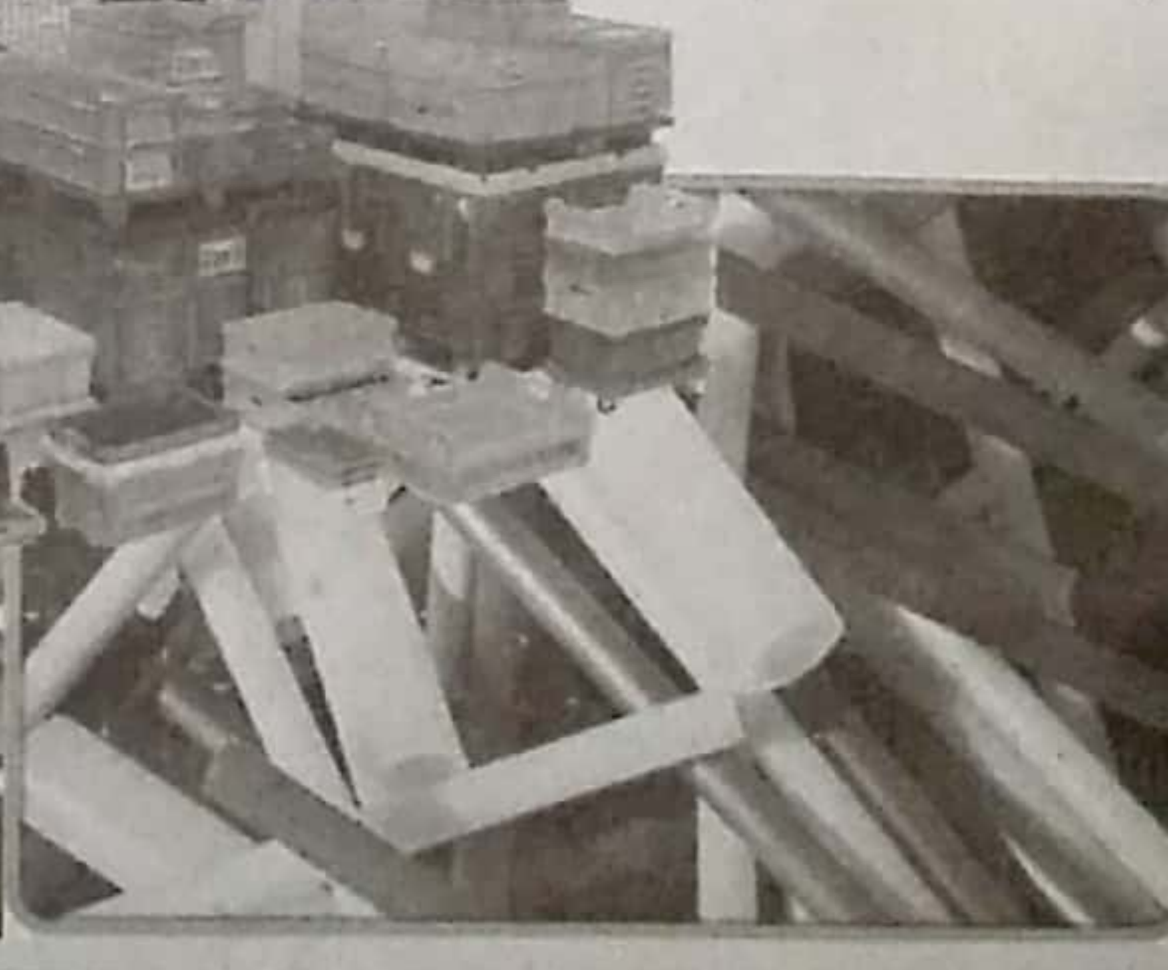
پلاسٹک:

پلاسٹک ہلکا ہوتا ہے اور اسے آسانی سے مختلف شکلوں میں ڈھالا جا سکتا ہے، یہ زمین کے اندر پائے جانے والے تیل سے بنتا ہے تیل کے ساتھ کیمیکل ملا کر پلاسٹک بنایا جاتا ہے۔ جب گرم کیا جاتا ہے تو پگھل کر گاڑھا مائع بن جاتا ہے۔ جسے ہزاروں مختلف شکلوں میں ڈھالا جا سکتا ہے۔

(استفادہ : اوکسفرڈ سائنس اور ٹیکنالوجی)

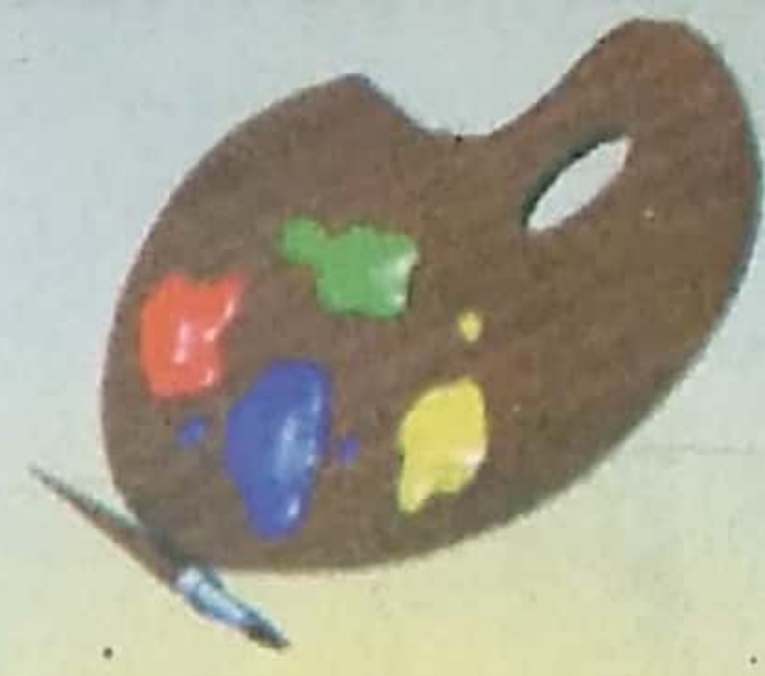






اسلامی آرٹ

حبیب اللہ ساجد اوکاڑا



عہد وسطیٰ کے اسلامی آرٹ کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ نقاشی کے طور پر استعمال کردہ بعض جیومٹرک نمونوں کی تشکیل کیلئے ایسے اصول استعمال کئے گئے ہیں جنہیں صدیوں بعد عصر حاضر کے ماہرین ریاضی نے دریافت کیا ہے۔ امریکی محققین نے 15ویں صدی کے اسلامی آرٹ کے نمونوں کے تفصیلی مطالعہ کے بعد کہا ہے کہ اسلامی نقاشی جن میں ''کوائزی کرسٹلائن جیومٹری'' کا استعمال کی گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ عہد وسطیٰ کے مسلم ماہرین' ریاضی کے پیچیدہ سے پیچیدہ فارمولے سمجھنے کے قابل تھے۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ عمارتوں پر نقاشی کرنے والے فنکار اس نقش کے پس پردہ نظریہ کی تفصیل سے واقف نہ رہے ہوں۔ امریکی محققین کے مطالعہ کے نتائج مشہور سائنسی جریدہ ''جرنل سائنس'' میں شائع ہوئے ہیں تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ مسلمان ماہرین نے ریاضی 1200 عیسوی ہی میں اہم کامیابی حاصل کر لی تھی جس کے نتیجہ میں اسلامی طرز تعمیر نے اپنی منفرد پہچان بنالی۔ امریکہ کی مشہور ہارورڈ یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالر پیٹر لو نے جو اس اہم تحقیق کے روح رواں ہیں، ایک انٹرویو میں اسلامی آرٹ کی قبل از وقت عظیم پیشرفت کو حیرت انگیز قرار دیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ

امریکی سکالر کا اعتراف

مسلمان فنکاروں اور نقاشوں نے مخصوص عمارتوں پر جو نقش و نگار بنائے وہ ظاہری طور پر اگرچہ کسی معنی کے حامل نہیں ہیں لیکن غور سے دیکھا جائے تو نمونے دراصل ریاضی کی ایسی باریکیوں کا شاہکار ہیں جنہیں ہم گزشتہ 20یا30 سال تک بھی سمجھ نہیں پائے تھے۔ اسلامی نقاشی کے ماہرین نے ''کوازی کرسٹلائن جیومٹری'' کی ایک ایسی قسم کا استعمال کیا تھا۔ جس کے ذریعہ کسی بھی قسم کی نقاشی کو کہیں تک بھی وسعت دی جا سکتی تھی۔ اب تک سمجھا جاتا ہے کہ مسلم ماہرین نے عمارتوں پر نقاشی کیلئے روایتی ڈیزاین کا استعمال کیا ہے۔ تاہم امریکی ماہر پیٹر لو کے مطابق عہد وسطیٰ کا اسلامی آرٹ جیومٹری پر مبنی ہے اور اس کے ذریعہ آپ ریاضی کی اہم شاخ کے ارتقاء کو واضح طور پر محسوس کر سکتے ہیں۔ نقاشی کے ان نمونوں کی ابتداء سادہ ڈیزائن کے ساتھ ہوتی تھی لیکن جیسے جیسے نقش بڑھتا جاتا اس کی پیچیدگی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے پیٹر لو نے بتایا کہ ازبکستان کے دورہ نے انہیں اسلامی آرٹ میں دلچسپی لینے پر مجبور کیا۔

وہاں انہوں نے سولہویں صدی میں تعمیر کردہ ایک اسلامی عمارت دیکھی جس پر غیر معمولی نقش ونگار تھے۔ اسلامی آرٹ میں روایتی طور پر خطاطی' جیومٹرک اور بیل بوٹوں کا استعمال کیا جاتا ہے چونکہ اسلام میں انسانی تصویر بنانے کی ممانعت ہے۔

دودھ ایک مکمل غذا

قدرت نے دودھ کو ایک غذا بنایا ہے۔ ''سورۃ النحل'' میں ہے کہ:

''تمھارے لیے مویشیوں میں غور وفکر کا مقام ہے ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے ہم ایک چیز تمھیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔''

سورۃ محمد ﷺ میں ہے:

''وہاں ایسی نہریں ہوں گی جن میں خوش ذائقہ پانی جو خراب نہ ہوگا اور ایسا عمدہ دودھ جس کا ذائقہ کبھی خراب نہ ہوگا۔''

رسول اللہ ﷺ کو دودھ بہت پسند تھا، آپ ﷺ دودھ پینے کے بعد یہ دعا خصوصی طور پر فرمائی:

((اللّٰھم بارک لنا فیه و زدنا منهُ))

''اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت دے اور بکثرت عطا فرما۔''

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

''میں دودھ کے علاوہ کسی ایسی چیز کو نہیں جانتا جس کے اجزاء بیک وقت کھانے اور مشروب کا کام دے سکیں۔'' (ترمذی)

آپ ﷺ کا ایک اور فرمان بھی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے دوا نازل فرمائی ہے، پس گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر قسم کے پودوں پر چرتی ہے۔'' (طبرانی)

دودھ کی اہمیت یوں بھی واضح ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی غذا صرف دودھ ہوتی ہے۔ دودھ سے ہی اس کی پرورش کی جاتی ہے۔ دودھ میں وہ تمام اجزا شامل ہیں جو انسان کی پرورش اور رحمت کے لیے ضروری ہیں۔

بنت محمد عظیم چیمہ